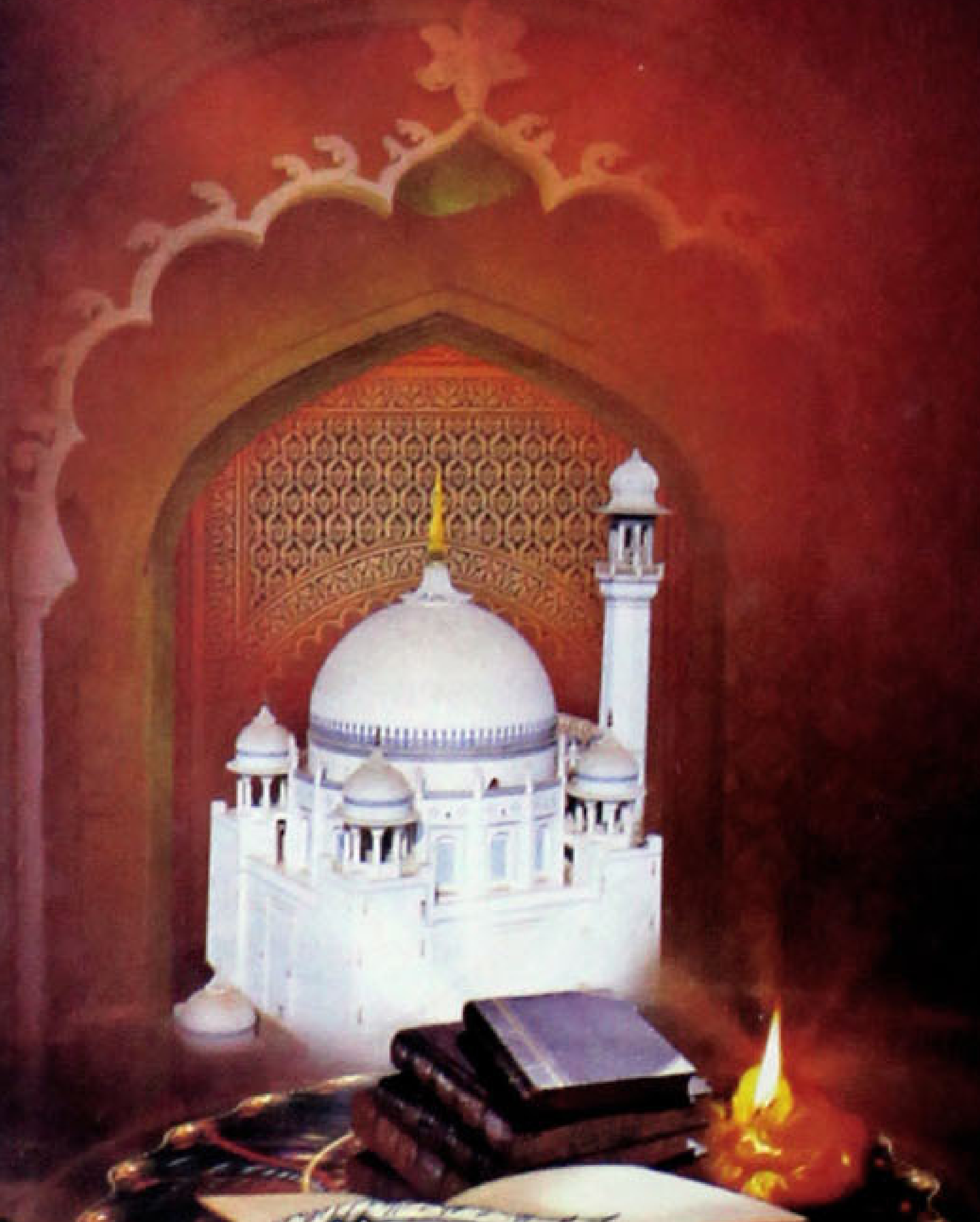
مرحبا کاظمی



ضیغم اسلام غزالی زماں امام اہل سنت

علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

کی بارگاہ میں خراج تحسین

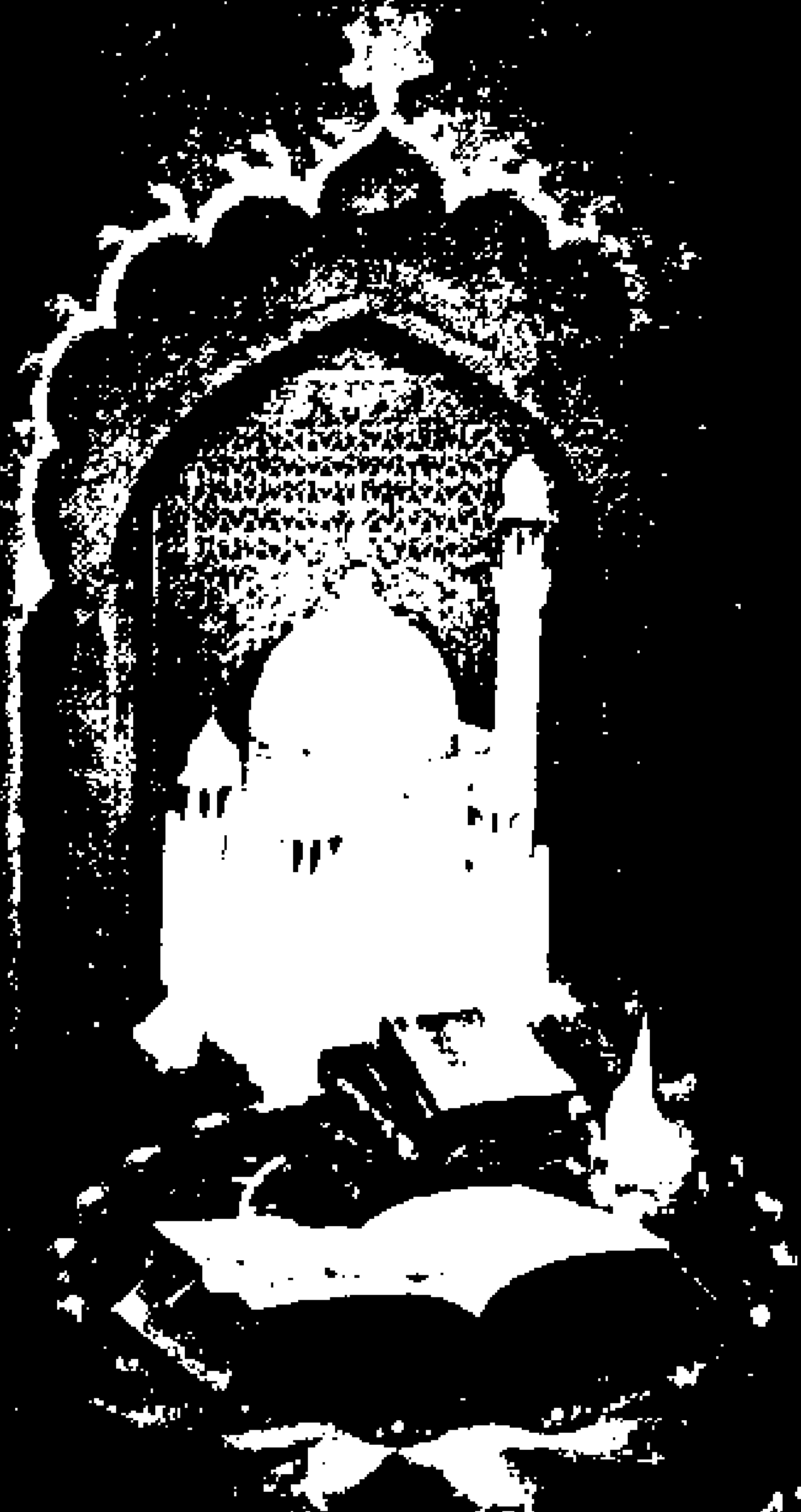
از کلام

امین سجاد سعیدی

باہتمام حافظ طارق جاوید سعیدی

ادارہ احمد سعید کنز العلوم پاکستان

مرحبا کاظمی



نتیجہ فکر

امین ملت سعیدیؒ

باہتمام

حافظ طارق جاوید سعیدی

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ADARA AHMAD SAEED KANZUL ALOOM PAKISTAN

نام کتاب	....	مرحبا کاظمی
از کلام	....	محمد امین ساجد سعیدی
باہتمام	....	حافظ طارق جاوید سعیدی
تزئین	....	سرفراز مقصود سعیدی، حیدر امین سعیدی
پروف ریڈنگ	....	سعید صابر سعیدی، تنویر حسین زرگر، محمد کلیم فیضوی، ڈاکٹر راشد محمود، محمد ابو ناوقاص، علی رضا عکاس، طاہر عکاس، اعظم سہیل ایڈووکیٹ
کمپوزنگ	....	راحیل احمد (دیکم کمپوزنگ سنٹر احاطہ کچہری حاصل پور)
سن اشاعت	....	27 مارچ 2014
تعداد صفحات	....	160
تعداد کتب	....	1100
قیمت امپورٹڈ پیپر	....	250

ناشر
ادارہ احمد سعید کنز العلوم پاکستان

ضیغم اسلام غزالئ زماں رازئ دوراں

امام اہل سنت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ



زینت الشعراء عزت مآب

محمد امین ساجد سعیدی



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

ملنے کا پتہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز	گنج بخش روڈ لاہور
صراط مستقیم پبلی کیشنز	دربار مارکیٹ لاہور
فرید بک سٹال	اردو بازار لاہور
مکتبہ خلیلیہ سعیدیہ	دربار مارکیٹ لاہور
شبیر برادرز	دربار مارکیٹ لاہور
کرماں والا بک شاپ	دربار مارکیٹ لاہور
شیر ربانی کتب خانہ	اردو بازار حاصل پور

سٹاکسٹ

ادارہ احمد سعید کنز العلوم پاکستان

0300-8166082
0320-4630729
0300-4478030
0303-7950102

اولیا کا شہر ہے کیا شان ہے کیا حسن ہے
جنت الفردوس کا حصہ ہے ملتاں کی زمیں

☆☆☆

کیا حسین ملتاں ہے کیا اعلیٰ اس کی شان ہے
جلوہ فرما اس میں حضرت کاظمیؒ سرکار ہیں

☆☆☆

امروہہ سے ملتان میں بھیجا گیا تجھ کو
یہ راز تھا جو بعد میں دنیا پہ کھلا ہے

☆☆☆

آستانِ کاظمی پہ دکھ سنانے جائیں گے
غمزدوں پر مہرباں ہیں حضرتِ احمد سعید

☆☆☆

حقیقت ہے کہ شہرِ عشق و مستی شہرِ ملتاں ہے
اسی شہرِ محبت کے امیرِ عاشقاں تم ہو

☆☆☆

آپؒ کی خدمات پر اہلِ وطن کو ناز ہے
آبروئے شہرِ ملتاں سیدِ احمد سعید

☆☆☆

امروہہ سے ملتان اکیلاؔ تھا تو آیا
اب لاکھوں دلوں میں تو بسا رازی دوراں

☆☆☆

آستانِ کاظمی خلد بریں ملتان میں
اس کی نسبت سے ہوئی ہر شے حسیں ملتان میں

☆☆☆

کرنیں

قطعہ تاریخ اشاعت

ایک اِک حرف سے ہے نمایاں رفاقت بہ رنگِ جلی
ایک اِک لفظ میں ہے بہ حسنِ تعلق محبت بھری
اس تناظر میں ہر زاویے سے کھلا ہم پہ عقدہ قمر
"ہے عقیدت کا طیبِ تجلّی آئینہ مرحبا کاظمی"

۲۰۱۲ء

از نتیجہ فکر

قمر وارثی۔ کراچی

پیش لفظ

میری عقیدتوں اور محبتوں کا فکری سرمایہ اور قلبی جذبات سے مملو مجموعہ ''مرحبا کاظمی'' چشم نوا ہے۔ اس میں موجود مناقب اس عظیم ذاتِ گرامی سے اپنی نسبتِ سگ اور مودت کا اظہار ہیں۔ جسے آفتاب زمانہ اور ماہتاب جہاں نے جھک کر سلام کیا آپ کو دنیا غزالیء زماں، رازیء دوراں، حجت الاسلام، بیہقیٔ وقت، قطب الاقطاب حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی نور اللہ مرقدہٗ کے نام سے یاد کرتی ہے۔ آپ کی عظمتوں کا سورج کبھی نہیں گہنائے گا آپ کے علم و فضل، عظمتِ بے کراں اور شانِ ولایت کا اظہار اشعار میں ناممکن ہے۔ آپ کے کردار و اوصاف اور کرامات کا بیان میری سوچ و فکر اور قلم کی جنبش بے رواں کی دسترس سے یقیناً باہر ہے۔ لیکن ''مرحبا کاظمی'' قبلہ کاظمی کریم کی بارگاہ میں پیش کر کے سندِ گدائی و غلامی اور دریوزہ گری کے حصول کی تمنا ہے نہ کہ بے باک اور دلیرانہ جرأت مندی کے الفاظ کی جملہ سازیاں کہ حضرتِ سیدنا یوسف علیہ السلام کے خریداروں میں نام لکھوانا (الحفیظ الامان) کہاں بڑھیا، کہاں سود کی انٹی اور کجا بارگاہ یوسفیؑ۔۔۔ مصر کے بازار سے ایمان و یقین کی انٹی خریدنا تو در کنار، بازارِ مصر سے گزرنا میرے لیے مشکل ہے۔ اسی عشق و محبت کی وادی سے گزرنے کا حال کوئی سیدنا حضرت بلال حبشیؓ سے پوچھے۔

بہر کیف جو حروف کے غنچوں کی پنکھڑی سے مصرعوں میں اشعار کے پھول بن کر عقیدت و محبت کی خوشبو دیتے ہیں اسے اہل محبت اور اہل ذوق یقیناً محسوس کرتے ہیں یہ الفاظ میری دلی آرزوؤں اور تمناؤں کے اظہار کا ذریعہ ہیں۔ جو پاک بارگاہ سے عطا ہوئے ہیں جن کو نیاز مندی کے گلدستے میں اشکوں سے سجا کر پیش کرتا ہوں اس

لیے ان حروف کو کج مج یا ٹوٹے پھوٹے الفاظ کہنے سے گریز کرتا ہوں ایسی پاک برگزیدہ ہستی جو امام موسیٰ کاظمؒ کے فیضان کی تصویر ہو۔ جسے دیکھ کر اولیائے کاملین غزالیء زماں، رازیٔ دوراں کے القاب سے پکار اٹھیں ۔نہ ان کے نقشِ قدم پر چلنے کیلئے کلام کرنے کی ہمت وطاقت ہے ان کے نقشِ قدم پر چلنا میرے لیے اور میرے سامنے بے ادبی وگستاخی ہے۔ ان کے نقش قدم کے نیچے گردِ راہ کی سعادت مل جائے تو راہِ نجات اور بڑی بات ہے۔ یہاں بڑی بارگاہ کے بیان اور مثال کا مقام نہیں لیکن تفہیم خرد کے لیے نطق قلم کے سہارے کاکشکول تھامتے ہوئے حضرت اِمام مالک کے عشق ومحبت کو دیکھتے ہیں۔ مدینے کے بازاروں میں نہیں چلتے ۔مبادا امام الانبیا جان عاشقاں محبوبِ دلبراں ﷺ کے قدموں کے نشاں پر میرے قدم آجائیں بازاروں کے کنارے کنارے چلتے لیکن ہم بھی لوگ تو ایسا نہیں کر پاتے۔۔۔آخر میں ان محترم ومکرم شخصیات کا بے حد ممنون اور احسان مند ہوں جنہوں نے ''مرحبا کاظمی'' پر اپنی اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔۔۔۔

اس مجموعہ کی اشاعت کے سلسلہ میں برادر طریقت حضرتِ علامہ مولانا حافظ طارق جاوید سعیدی صاحب (ناظم ادارہ احمد سعید کاظمی کنز العلوم لاہور پاکستان) کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کے تیسرے ایڈیشن کے چھاپنے کا بیڑا اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم عنایات رسول کریم ﷺ اور تصرفِ مرشدِ کریم کا وافر حصہ انہیں عطا فرمائے۔آمین۔

دعاگو

محمد امین ساجد سعیدی

امین مارکیٹ حاصل پور

علامہ صائم چشتی کے صاحبزادے شاعر ابن شاعر مکرم و محترم
محمد لطیف ساجد صاحب کا مرحبا کاظمی کے حوالے سے منظوم نذرانہ ءخلوص

"مرحبا کاظمی" ہے کتابِ حسیں
اس کا ہر لفظ ہے رشکِ دُرِ ثمیں

شیخ کامل کی اُلفت کے اعجاز سے
ہر زمیں شعر کی ہوگئی گُل زمیں

حضرتِ کاظمی کی ہر اِک منقبت
روح پرور حسیں۔ دلکشا دلنشیں

یہ امینِ محبت جو اشعار ہیں
اِن میں شامل ہے ساجد کا نورِ یقیں

شانِ مرشد جو ساجد نے کی ہے بیاں
پڑھ کے سب نے کہا آفریں آفریں

دعاگو!

ازکلام: محمد لطیف ساجد۔ فیصل آباد
0300-6674752

انتساب

مرشدِ گرامی جگر گوشہ غزالیِ زماں رازیِ دوراں جانشینِ امامِ اہلسنت

پروفیسر صاحبزادہ **سید مظہر سعید کاظمی شاہ** صاحب مدظلہٗ کے فرزندِ ارجمند

لختِ جگر حضرت صاحبزادہ **سید انور سعید کاظمی شاہ رحمتہ اللہ علیہ**

کے نام کرتا ہوں۔

گلستانِ کاظمی کا پھول تھا بے حد حسیں
سوئے جنت چل دیا ہے سیدِ انور سعید
ساجد ان کے جانے سے سُونا چمن ہی ہوگیا
ہو گئے رنجیدہ دل حضرتِ مظہر سعید

دریوزہ گر بارگاہِ کاظمی

محمد امین ساجد سعیدی

سید حامد سعید کاظمی

شاداب کالونی، پولیس لائنز روڈ، ملتان

فون رہائش: 061-541848
فیکس: 061-585182

امین ساجد کریدی، شاعروں اور مصنفوں کی صفوں میں ایک اجنبی شخص ہے۔ نہ تو ادبی محافل کی زینت بنا۔ نہ ہی تنقید نگاروں کے ہتھے چڑھا۔ درس و تدریس اور تعلیم و تعلم سے بھی کوئی علاقہ نہیں رکھا۔ فن شعر گوئی میں اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے کا سزاوار بھی نہیں ہوا۔ فن عروض میں قابل رشک مہارت کا حامل بھی نہیں۔ ندرت خیال اور نزاکت احساس کا زیادہ بوجھ بھی نہیں اٹھایا۔ البتہ جوشِ عقیدت، وفورِ محبت، جاں گداز الفت اور جاں سوز عشق کی کارفرمائی ہے گویا پتھروں سے چشمے پھوٹ پڑے، ناسازگار ماحول اور ناموافق حالات کے باوجود حروف و الفاظ کو ایسا آہنگ مل گیا جو اثر آفرینی اور کیف انگیزی میں حیران کر دینے والا ہے۔ لگن اور شوق مہمیز لگاتی ہے تو رخشِ خیال سرپٹ دوڑ پڑتا ہے۔ دیکھیں کہیں ٹھوکر تو نہیں لگی۔ ایسی ٹھوکر دل شکن نہیں جاں لیوا ہوتی ہے۔

اپنے شیخ سے عقیدت و محبت نے اگر منقبت نگاری کی طرف مائل کیا تو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق نے نعت گوئی کی راہ بھی دکھائی اور یہ دونوں راستے دشوار ترین اور انتہائی کٹھن ہیں۔ چلیں دیکھتے ہیں امین ساجد اس دشواری اور کٹھنائی سے کیسے نبرد آزما ہوتا ہے۔

سید حامد سعید کاظمی

عقیدت کے پھول

لائق حمد وثناء خلاقِ کائنات کی ذات ہے جس کی ہر صفت بحرِ بیکراں ہے بے شمار درود وسلام اس آقا ﷺ کی بارگاہ میں جس کی ذات برکات باعث تخلیق کائنات ہے۔ مقربین بارگاہ الوہیت کی شان وعظمت اور مراتب وکمال کو تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے ایک بے بس انسان کے بس میں نہیں کہ ان کی شان اور عظمت کا اظہار اشعار میں بیان کرے۔ بلکہ مجھ جیسا ناتواں، بے ہنر ان کے نام کا سہارا لے کر اپنی نسبت کا اظہار کر کے فیض پانا چاہتا ہے۔ میں کوئی کہنہ مشق شاعر نہیں ہوں اور شعر گوئی میں اتنی مہارت بھی نہیں رکھتا میں تو اپنے شیخِ مکرم سے محبت کرتا ہوں جس بارگاہ میں عقیدت و محبت سے بات کی جائے وہاں فنِ سخن گوئی گھٹنے ٹیک دیتا ہے۔ میرے یہ شعر نہیں جس کا عروضی قبیلہ ترازو میں وزن دیکھے۔ یہ عقیدت کے پھول ہیں جو اشک بار آنکھوں سے اپنے مرشدِ کریم کی خدمت میں پیش کئے ہیں مجھ بے ہنر کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے سچ تو یہ ہے کہ یہ مناقب میرا سرمایۂ حیات ہیں گزشتہ سالوں سے ماہنامہ السعید کی زینت بننے والی مناقب کو بارگاہِ کاظمیؒ میں 19 ویں سالانہ عرس پاک کے موقع پر ''مرحبا کاظمی'' پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

اس کی اشاعت میں جناب محمد اشرف (یونیک پبلشرز) جناب حافظ عبدالرشید طلحہ کی خاص مہربانی شامل ہے آخر میں برادرِ طریقت جناب غلام احمد اقبال سعیدی اور خطیبِ دل پذیر، ادیب اہلسنت جناب علامہ حافظ محمد فاروق خان سعیدی کی نوازشات اور حوصلہ افزائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

گدائے کاظمی

محمد امین ساجد سعیدی

سید سجاد سعید کاظمی

مہتمم جامعہ غوثیہ مہریہ نوریہ جھنگ روڈ کبیر والا
صدر السعید ایجوکیشنل سوسائٹی ملتان

میں امین ساجد کو نہ چھوٹا شاعر کہوں گا اور نہ ہی بڑا شاعر بلکہ صرف یہ کہوں گا کہ امین ساجد سعیدی ان خوش بخت شاعروں میں سے ہے جن کی شاعری کا ایک ایک حرف اپنے آقا کی محبت سے سرشار اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ

گنجینہء عرفان سراپا ہے تری ذات
منگتے ہیں ترے شاہ و گدا رازیء دوراں

"یہ سچ ہے کہ وقت کبھی نہیں ٹھہرتا مگر زندگی کے کچھ لمحات ایسے بھی ہوتے ہیں جو محبت اور چاہت، ہجر و وصال اور غم والم کی کیفیات سے اس طرح مزین ہوتے ہیں کہ ان کے پس منظر میں کچھ چہرے ایسے بھی ہوتے ہیں جو چھپ جانے کے باوجود بھی آنے والی ہر ساعت میں نگاہوں کے سامنے ہوتے ہیں غزالیء زماں رازی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی" نور اللہ مرقدہٗ کی شخصیت بھی ایسی ہی ہے کہ پاؤ صدی گذرنے کے باوجود نگاہوں میں پہلے دن کی طرح بسی ہوئی ہے۔

محبت جب عشق کی منزلوں کو چھونے لگتی ہے تو پھر شاعری جنم لیتی ہے۔ امین ساجد سعیدی کی شاعری عشق کی وہ لازوال داستان ہے جو اس کے شعروں میں نظر آتی ہے۔ امین ساجد سعیدی کی شاعری عشق مجازی سے عشق حقیقی کی منزلوں کی طرف جاتی دکھائی دیتی ہے۔

حضور غزالی زماں کی پوری زندگی شریعت محمدیہ اور عشق مصطفیٰ سے سرشار "لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ" کی تصویر نظر آتی ہے امین ساجد نے اپنے شعروں میں جس خوش اسلوبی کے ساتھ اس کا بیان کیا وہ قابل دید ہے۔

چراغِ علم و عرفاں جل رہا ہے جس طرف دیکھو!
اسی نور ہدایت کے حقیقی ترجماں تم ہو

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل اس کی زندگی کو مزید بلندیاں اور عروج عطاء فرمائے۔ آمین

دفتر: السعید ایجوکیشنل سوسائٹی نزد وہاڑی چوک ملتان
رہائش: شاداب کالونی نزد M.D.A چوک ملتان
فون نمبر: 526381 - 525269
جامعہ غوثیہ مہریہ نوریہ کبیر والا 410727   522757 - 515148

جگر گوشۂ غزالئ زماں علامہ صاحبزادہ سید ارشد سعید کاظمی شاہ

شیخ الحدیث جامعہ اربیعہ اسلامیہ انوار العلوم ملتان شریف

قوت گویائی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے۔ جس کے ذریعے انسان اپنے دل کی ترجمانی بآسانی کرتا ہے اور فرطِ عقیدت سے پیدا ہونے والے جذبات کی عکاسی کا بہترین طریقہ شعر گوئی ہے۔

محمد امین ساجد سعیدی یقیناً خوش بخت ہیں جنہوں نے اپنی اس خداداد صلاحیت کو اللہ جل جلالہٗ کی حمد وثناء، رسول کریم ﷺ کی مدح سرائی اور اہل اللہ کی تعریف وتوصیف بالخصوص اپنے پیرو مرشد غزالی عصر میرے شیخ اور والد گرامی رازیٔ دوراں امام اہلسنت حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی نور اللہ مرقدہ کے فضائل ومناقب کے لئے وقف کر دیا۔

اس وقت ان کے منظوم کلام کا مشہور مجموعہ ''مرحبا کاظمی'' میرے سامنے ہے۔ حاصل پور جیسے پسماندہ علاقہ سے تعلق رکھنے والے درویش منش انسان محمد امین ساجد سعیدی کا مختلف اصنافِ سُخن پر مشتمل یہ مجموعہ کلام بلاشبہ ان کے شیخ طریقت کے روحانی فیضان اور نگاہِ تصرف کا مظہر ہے کہ انہوں نے ماہرین علم وفن کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کئے بغیر لغو تشبیب وغیرہ مفاسد سے پاک مسجع ومقفیٰ کلام لکھا اور اس کو مزید استعارات و تشبیہات اور تلمیحات سے مزین کر کے مرشد کامل کی منقبت کا گلدستہ بنا دیا۔ محمد امین ساجد سعیدی صاحب نے جس جدت اور ندرت خیال سے اپنے شیخ کامل کے فضائل و

کمالات کو الفاظ کا جامہ پہنایا وہ یقیناً ان کی کمال محبت و عقیدت اور پختہ قلم کار ہونے کا حسین مظہر ہے جسے نامی گرامی اہلِ قلم احباب نے قدر کی نگاہ سے دیکھا اور خوب سراہا اور یہ قطعہ۔۔۔۔۔۔

"سب بزرگوں نے کہا جنت نشاں ملتان ہے
کیف و مستی اور خوشیوں کا جہاں ملتان ہے
میرا دل ملتان ،میرا جسم و جاں ملتان ہے
میرے مرشد کاظمیؒ کا آستاں ملتان ہے"

تو ان کی اپنے شیخ گرامی سے والہانہ وارفتگی و شیفتگی کا بہترین عکاس ہے۔

پنجابی، عظیم صوفیاء کی زبان ہے اور ہمارے موصوف کی بھی مادری زبان ہے اور یہ حقیقت ہے کہ مادری زبان میں انسان زیادہ روانی اور بے باکی سے اپنا مافی الضمیر بیان کر سکتا ہے۔تو سعیدی صاحب نے اپنی خاندانی زبان پنجابی میں بھی کلام لکھا ہے ان کے پنجابی کلام نے اس مجموعہ کی عظمت کو مزید چار چاند لگا دیئے ہیں۔فقیر نے کتاب کے چیدہ چیدہ مقامات کا مطالعہ کر کے یہ چند سطور تحریر کی ہیں۔افسوس ہے کہ اپنی مصروفیات کی بناء پر ساری کتاب کا مطالعہ نہ کر سکا۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محمد امین ساجد سعیدی صاحب کی اس کاوش کو قبول فرماتے ہوئے مرشد کریم کو ان سے راضی فرمائے اور دیوان کو مقبول و نافع خلائق بنائے (آمین)

فقیر سید ارشد سعید کاظمی شیخ الحدیث

جامعہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم ملتان

فخر الصلحاء جانشین خلیل الاصفیاء حضرت علامہ صاحبزادہ

محمد حبیب اللہ صاحب سراجی مجددی کے کلمات تحسین

کائنات کا مستحکم نظام اللہ جل جلالہٗ وعلم نوالہ کے خلاق وموجد ہونے کی واضح دلیل ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِیْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَیْءٍ (النمل ۸۸) ترجمہ۔یہ اللہ کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو (حکمت کے ساتھ) مستحکم کیا۔ اور حضرت انسان اس کی بے مثال صنعت کا عظیم شاہکار ہے۔صرف ظاہری وجود کا نام انسان نہیں بلکہ ظاہر و باطن (جسم وروح) کے ہم آغوش ہونے کا نام انسان ہے اور جب انسان احکام الٰہی کے تابع ہو کر انسان بنتا ہے اور اس کا دل انوار وتجلیات الٰہی سے منور ہوتا ہے تو پھر وہ کچھ دیکھتا ہے اور سنتا ہے جو نہ کوئی نظر دیکھتی ہے، نہ کوئی کان سنتا ہے۔قلب ونظر میں یہ صلاحیت کسی کامل سے وابستگی اور مرشد کی نگاہ عنایت سے پیدا ہوتی ہے۔اپنے شیخ طریقت کی بارگاہ میں حاضری اور شب وروز کی زیارت وملاقات کا لطف بلاشبہ روح کو سرشار رکھتا ہے خوش قسمت ہوتے ہیں وہ افراد جو خلوت، جلوت ہر حال میں ایسے محبوبان بارگاہ اقدس کی یاد میں رطب اللسان رہتے ہیں محترمی محمد امین ساجد سعیدی صاحب یقیناً ان سعادت مندوں میں ہیں جنہوں نے اپنی نغز گوئی کی خداداد صلاحیتوں کو اپنے مرشد کامل کے ذکر خیر کیلئے وقف کر دیا ہے جو بلاشبہ اپنے زمانہ کے مجدد ومجتہد اور امام العلماء تھے۔عزیز القدر حافظ محمد عبدالرزاق نقشبندی سلمہ اللہ تعالیٰ

نے عالم اسلام کی نابغہ روزگار شخصیت میرے استاذ حدیث غزالیٔ زماں رازیٔ دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب کا مجموعہ بنام ''مرحبا کاظمی'' پیش کیا اور جناب محمد امین ساجد سعیدی حاصل پور کی اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس پر فقیر اپنے تاثرات پر مشتمل چند کلمات تحسین تحریر کردے۔

مجھے شعروسخن سے زیادہ شغف تو نہیں تھوڑا بہت مطالعہ کے نتیجہ میں راقم الحروف بلا ریب یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ مکری محمد امین ساجد سعیدی حاصل پوری نے اس مجموعہ ''مرحبا کاظمی'' میں حضرت غزالیٔ زماں رحمۃ اللہ علیہ کی علوم وفنون میں دسترس، شفقت ورأفت، اعلیٰ مکارم اخلاق اور آپ کے روحانی مقامات کا جس خوبصورتی سے تذکرہ کیا ہے وہ ان کے کمالِ عقیدت کا مظہر ہے جو لائق صد تحسین ہے۔

ایک قطعہ میں اپنے عقیدت مندانہ جذبات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

چار سو جلوے ہیں ان کے علم و عرفان کے
بے گمان نور نگاہ دیدہ ور ہیں کاظمی
ساجد ان کی یاد اک پل جدا ہوتی نہیں
بس گئے ہیں یوں مرے قلب و نظر میں کاظمی

اور یہ اشعار حضرت غزالیٔ زماں کی فصاحت و بلاغت سے معمور اس دور کے حسنِ تکلم کی کیا خوبصورت یاد دلاتے ہیں جب آپ درس حدیث وتفسیر میں علوم وفنون کے مسام جان کو معطر کردینے والے جو ہر لٹایا کرتے تھے۔

معرفت کے مہرِ تاباں سیدِ احمد سعید
تاجدار علم و عرفاں سیدِ احمد سعید
ماہتابِ فکر و دانش علم و حکمت کے چراغ
مخزن ایمان و ایقاں سیدِ احمد سعید
ڈھونڈ لائے اس میں گوہر قلزم اسرار کے
لکھ گئے جو شرح قرآں سیدِ احمد سعید
منصبِ شیخ المحدثین پر فائز ہوئے
ہیں مفسریں کے سلطاں سیدِ احمد سعید

اوراس شعر میں حضرت کی خدمات کو کتنے خوبصورت انداز میں سلامِ عقیدت پیش کیا ہے۔

قرآن و احادیث کے سمجھائے مفاہیم
اس حسن بلاغت کو فصاحت کو سلامی

اس مجموعہ میں روانی خیال کی کیا دل کشی اور غضب کی اثر پذیری ہے اس میں استعارات وتشبیہات وتلمیحات کا خوبصورت استعمال دیکھ کر یقین ہو جاتا ہے کہ واقعی یہ مرشد کی نظر عنایت کا کمال ہے۔جس نے حاصل پور جیسے پسماندہ علاقہ سے وابستہ امین ساجد سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ سے اصناف سخن کے تمام محاسن کا جامع مسجع ومقفیٰ کلام تحریر کرادیا۔سعیدی صاحب کیلئے دل سے یہ دعا نکلتی ہے کہ:۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ!

فقیر محمد حبیب اللہ سراجی مجددی

آستانہ عالیہ خلیل آباد شریف لودھراں

۷۸۶

محقق اہلسنت فخر السادات حضرت علامہ مولانا

سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب کے تاثرات

حق سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

(سورۃ مریم آیت 93)

جولوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کیے حضرت رحمٰن جل شانہٗ ان کے لیے محبت پیدا فرمادے گا۔ اور حضور نبی رحمت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ فلاں سے محبت فرماتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ تعمیل ہوتی ہے۔ پھر آسمان والوں میں یہ اعلان ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فلاں بندے سے محبت فرماتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ وہ بھی تعمیل ارشاد کرتے ہیں۔(**ثم وضع له القبول فی الارض**) پھر اس کے لیے زمین میں قبولیت بخشی جاتی ہے۔ مذکورہ آیت کریمہ اور حدیث پاک کی روشنی میں جو پر وقار چہرے چمکتے نظر آتے ہیں ان میں سے ایک باجمال رخ انور امام اہلسنت، غزالی زماں، رازی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی نوراللہ مرقدہٗ کا ہے۔

یہ امر ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ ایمان دراصل اس ذات پاک کی محبت کا نام ہے جنہیں حبیب رب العالمین امام الانبیاء والرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلمہ علیہم اجمعین کے عنوان سے یاد کیا جاتا ہے۔ بلکہ مناقب ومدائح کا یہ جہان نور آپ ہی کے لیے ظاہر کیا گیا اور اعمال صالحہ آپ ہی کی ادائے دلبری کے جلووں کا نام ہے۔

نحن قسمنا بینهم مشیعتهم کے مطابق اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے یہ دونوں نعمتیں حضور غزالی زماں، امام الافاضل کے علوم وفیوض اور روحانی عظمتوں کا وارث بنایا تھا۔ جہاں

آپ علوم دینیہ کا بحر ذخار تھے وہاں اصفیاء صلحا کے سلوک وشہود کے آئینہ دار تھے شریعت و طریقت کے عمیق و دقیق مسائل دلآویز مسکراہٹ کے ساتھ بیان فرماتے اور اپنوں کی طرف سے استفادہ اور اغیار دا جانب کی طرف سے اعتراضاً اٹھائے گئے سوالات سن کر گہری سوچ اور اضطرابی کیفیت میں پڑنے کی بجائے برجستہ انداز میں مسکراتے ہوئے جواب دیتے جس سے پتہ چلتا کہ شریعت وطریقت کے حقائق ودقائق ہر وقت مستحضر ہیں۔ گویا سید عالم نور مجسم ﷺ کی نگاہ کرم سے ربانی نعمتوں کا خوان کرم آپؒ کے سامنے سجا ہے اور آپؒ سائلین و متوسلین کو لقمے اٹھا کر تقسیم فرما رہے ہیں۔ ہو نہیں سکتا کہ کوئی شخص لمحہ بھر کے لیے بھی بیٹھا ہوا اور اسے حب سید عالم ﷺ کی غذائے روحانی اور جلائے ایمانی نہ ملی ہو۔

محمد امین ساجد سعیدی صاحب فی الحقیقت سعادت مند ہیں جنہوں نے اپنے مرشد کریم کے خوان کرم سے حسب استطاعت وتوفیق فیض پایا۔ چنانچہ انہوں نے جذبات عقیدت سے معمور اپنے دل کی آواز کو مناقب مرشد کریم کی صورت میں ''مرحبا کاظمی'' میں جمع کیا۔ درِ حضور غزالی زماں قدس سرہٗ العزیز پر گویا ایک کشکول گدائی ہے جو ایک گدائے بے نوا نے پیش کیا ہے۔ گرچہ اپنی سی کوشش ہے گرچہ ارباب فن کے مطابق شعری حسن کی جلوہ سامانیاں نہ ہوں مگر ارادت وعقیدت کی فراوانیاں تو ہیں۔ اگر قبول افتد زہے عز وشرف، امید واثق ہے کہ محرومی نہیں ہوگی۔

سید محمد محفوظ الحق غفرلہٗ
جامع مسجد غلہ منڈی بورے والا
0300-7724267

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

سخن جمیل

تاریخ کا فیصلہ ہے کہ اقوام عالم میں وہی قومیں زندہ و پائندہ رہا کرتی ہیں جو اپنے اکابر واسلاف کے حالات وارشادات اوران کی دینی خدمات کو محفوظ رکھتے ہیں بقول حضرت سعدی اپنی تاریخ کو تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

نام نیکاں رفتگاں ضائع مکن

تابماند نام نیکاں برقرار

اسی حسین وجمیل نصیحت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہمارے مخدوم ومحترم حضرت مولانا محمد امین ساجد سعیدی زید مجدہٗ نے غزالیِ دوراں، رازیِٔ زماں، جنید وقت، شبلی عصر، مناظر اسلام، مفسر شہیر، محدث کبیر علامہ احمد سعید صاحب کاظمی رحمہ اللہ القوی کی زندگی کے حالات دینی خدمات کو ایک حسین وجمیل گلدستے کی شکل میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی اگرچہ اس سے پہلے بھی علامہ موصوف کے حالات پر کئی کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔لیکن زیرِ نظر کتاب (مرحبا کاظمی) اگرچہ مختصر ہے لیکن جامع وپُر معنی ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے اندر جدت وندرت بھی رکھتی ہے۔

احقر علامہ محمد امین ساجد سعیدی زید مجدہٗ کو دل کی گہرائیوں سے نہ صرف خراج تحسین پیش کرتا ہے بلکہ آنے والی علماء کی نئی نسل سے توقع رکھتا ہے کہ وہ بھی دینی

خدمات کو جاری وساری رکھیں گے۔

احقر اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں حضور ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے دعا گو ہے کہ موصوف نیز ان کے اہل وعیال کو صحت وعافیت اور سلامتیِ ایمان کے ساتھ قائم ودائم رکھے، آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ الامین۔

احقر جمیل احمد نعیم ضیائی غفرلہٗ

ناظم تعلیمات واستاذ الحدیث، دار العلوم نعیمیہ

بلاک 15 فیڈرل 'بی' ایریا۔ کراچی

09 ربیع الاول 1434ھ

موافق: 22 جنوری 2013ء

ڈاکٹر محمد صدیق خان قادری
جنرل سیکرٹری علماء مشائخ کونسل پاکستان * اسسٹنٹ پروفیسر نشتر میڈیکل کالج ملتان
ممبر ضلعی امن کمیٹی ملتان * پبلک ریلیشن آفیسر نشتر میڈیکل کالج و ہسپتال ملتان
ترجمان
درگاہ عالیہ حضرت غوث بہاؤالدین زکریا سہروردی
درگاہ عالیہ حضرت بی بی پاک دامنؒ ملتان
درگاہ عالیہ حضرت شاہ رکن الدین عالم ملتانیؒ



تاثرات

محترم جناب محمد امین ساجد سعیدی صاحب ایک دیندار، صوفی منش، علم نافع اور عمل صالح کے حامل شخص ہیں جو ہمیشہ اصلاح معاشرہ اور نسل نو کی کردار سازی کے لئے کوشاں رہتے ہیں

پیش نظر مجموعہ ان کے شیخ طریقت غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمیؒ کے مناقب پر مشتمل ہے ان کے کلام اور الفاظ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ ایک درویش صفت اور محب شیخ شاعر کا کلام ہے جو ان کے اپنے مرشد سے عقیدت و محبت اور والہانہ وارفتگی و شیفتگی کا حسین مظہر ہے۔ حضرت غزالیٔ زماں علامہ کاظمیؒ بلاشبہ اپنے دور کے عظیم مفکر، محدث اور فقیہ تھے دور حاضر میں علم اور عمل میں ان کا ہمسر اور ثانی کوئی نظر نہیں آتا۔ حضرت غزالی زماں سلف صالحین کی یادگار اور عظیم اخلاقی خوبیوں کا پیکر تھے۔ حضرت کا وجود مسعود اہلسنت کیلئے نعمت کی حیثیت رکھتا ہے۔

ایسی جلیل القدر شخصیت کیلئے امین ساجد سعیدی صاحب کا یہ خزانہ عقیدت ایک قابل قدر اور لائق تحسین و آفریں سعادت ہے۔ امین ساجد سعیدی صاحب کے اسلوب میں سادگی اور سلامت ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ ہر ذہنی سطح کا قاری اس کلام

سے بآسانی کیف انداز ہوسکتا ہے۔امین ساجد سعیدی صاحب کی شاعری سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اچھی شاعری اور مقبولیت عامہ کے لئے صرف بڑے شہروں میں رہائش پذیر ہونا ضروری نہیں، کمال فن جہاں بھی ہو اپنی شناخت کرالیتا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت، محترم محمد امین ساجد سعیدی صاحب کی یہ خوب صورت کاوش قبول فرمائے اور ان کے اس مجموعہ مناقب کو قبولیت عامہ اور شہرت دوام حاصل ہو (آمین)

دعا گو! ڈاکٹر محمد صدیق خان قادری

جنرل سیکرٹری حضرت غوث بہاءالدین زکریا اکیڈمی ملتان

مفتی اہلسنت، ڈاکٹر مفتی محمد صدیق ہزاروی سعیدی مدظلہ

کے رشحات قلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور بارگاہ رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہدیہ نعت کے بعد، صحابہ کرام، اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین صلحائے امت اور اولیاء ملت کے مناقب پر خامہ فرسائی ملت اسلامیہ کے خوش بخت افراد کا محبوب مشغلہ رہا ہے اور اس میدان میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے لے کر آج تک نہایت قد آور شخصیات جلوہ گر ہوئیں۔ برادر طریقت جناب محمد امین ساجد سعیدی زیدہ مجدہ اسی عظیم قافلہ کے خوش نصیب ہمراہی ہیں انہوں نے ''مناقب اولیاء''، ''سب سے پہلے''، ''سوہنے مدینے دی گل'' وغیرہ ادبی ماہ پاروں میں ''مرحبا کاظمی'' کے نام سے اپنے مرشد گرامی امام اہل سنت غزالی ء زماں رازی ء دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ کے علم وعمل، زہد وتقویٰ، فیوض وبرکات اور حسن اخلاق، ایسے اوصاف جمیلہ کو نظم کی زبان میں ایک گلدستہ کے طور پر نذر قارئین کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جناب محمد امین ساجد سعیدی نے جس طرح خوبصورت الفاظ میں اپنے مرشد گرامی کے حضور خراج تحسین پیش کیا وہاں انہوں نے حقائق کے اظہار میں نہ تو بخل سے کام لیا اور نہ مبالغہ آرائی کی راہ اختیار کی۔

حضرت غزالیٔ زماں کو بارگاہ خداوندی سے جو علمی اور عملی عنایت حاصل ہوئیں ان کو ''مرحبا کاظمی'' میں بڑی دیانتداری سے پیش کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم محمد امین ساجد سعیدی مدظلہٗ کے قلم و بیان میں روز بروز ترقی عطاء فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

مفتی محمد صدیق ہزاروی

ممبر اسلامی نظریاتی کونسل

شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ مرکز معارف اولیاء لاہور

حوالہ نمبر ________

تاریخ ________

فون جامعہ: 7657314

موبائل نمبر: 0345-4131415

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

برادرِ طریقت، گرامی مرتبت، عزیزم محمد امین ساجد سعیدی کی قلمی کاوش ''مرحبا کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' باصرہ نواز ہوئی جو غزالیِ زماں رازیِ دوراں، مفسر قرآن، شارح احادیث حبیب رحمان، منبعِ فیوض و برکات حضرت والا مرتبت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مناقب کا حسین مجموعہ ہے اس کا ہر شعر شاعر موصوف کی اپنے شیخ کامل کے ساتھ گہری عقیدت و محبت کا روشن ثبوت ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے حضرت قبلہ غزالیِ زماں علیہ الرحمہ کی اداؤں کی یاد تازہ ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ شاعر موصوف کی مساعی میں مزید برکتیں عطاء فرمائے۔ آمین!

حافظ محمد عبدالستار سعیدی

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

28-09-2010

azrat
hawaja Muhammad Yaar (R.A) Trust Pakistan®

arhi Sharif, Tehsil Khanpur
stt. Rahim Yaar Khan,
kistan

Tel: +92 (68) 568 4303
Fax: +92 (68) 568 4403

Ref. No: ____________
Date: ____________

نسبت کا بھرم

نسبت کا بھرم بھی نسبت ہی رکھتی ہے اور یہ بات محمد امین ساجد سعیدی کے نام اور کام سے عیاں ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ محبت سے عقیدت ہی اصل عقیدت ہے جو ''شعر گردو چو سوز از دل گرفت'' کے فلسفہ سے آشنا کرتی ہے اور امین ساجد جیسے معروف نثر نگار کو دل کی ترجمانی کرنے والا شاعر بنا دیتی ہے پھر ''فیضانِ نظر اور مکتب کی کرامت'' جیسے کلمات آنکھ مچولی کھیلتے نظر آتے ہیں اور نگاہِ لطف اپنا کام کچھ یوں کرتی ہے۔

نگاہِ لُطف سے ان کی لکھی ہے منقبت ورنہ
کہاں وہ رازیء دوراں بھلا ساجد کہاں تم ہو

مصدرِ عرفان کے ہاں سے بصیرت پانے والے ساجد امین کی عقیدت و محبت کی جھلک ان کے اس شعر میں چھلکتی نظر آتی ہے۔

ساجد بھی ترے در کے غلاموں میں ہے شامل
دیتا ہے زمانہ اسی نسبت کو سلامی

تشنگانِ علم پہ مہربان رازیٔ دوراں کے ساتھ عقیدت، علم سے عقیدت کے مترادف ہے اور یہ بات امین ساجد کی والہانہ محبت و عقیدت سے ظاہر ہوتی ہے۔ تراکیب کا انتخاب اور ان کا موزوں استعمال اشعار میں چھپے پیغام کو سمجھنے میں مدد دیتا

ہے اور یوں ایک عام قاری بھی ان سے حظ اُٹھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔

مرشد کامل سے محبت کا سب سے بڑا ثبوت نبی کریم ﷺ اور ربِ کائنات سے جُڑے بے مثال عشق سے جُڑا ہوتا ہے اور یہ بات ہمیں حمد و نعت میں نظر آتی ہے۔

آج کے اس خود غرضی، حرص و ہوس، نفسا نفسی اور بدعقیدگی کے دور میں صحیح العقیدہ لوگوں کا ملنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے، لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ربِ کائنات نے سرزمینِ عشق کو شاد آباد رکھنے کیلئے بڑی بڑی نامور ہستیوں کو پیدا فرمایا اور پھر ان کے ذکر سے اس زمین کی شادابی کو دوام بخشا، ''مرحبا کاظمی'' ایسی سعیِ جمیلہ ہے جس میں امین ساجد سعیدی نے غزالی ءزماں اور رازی ءدوراں کے علم و فضل اور فیوض و برکات کا ذکر اس قدر خوبصورت اور دلکش پیرائے میں کیا ہے کہ

''شوق ایں قدرش سوخت کہ پروانگی آموخت''

کا فلسفہ دماغ کی راہ داریوں میں گونجتا اور تاریک راستوں کو منور کرتا نظر آتا ہے۔

میری دلی دُعا ہے کہ ربِ کائنات جناب ساجد صاحب کو اپنی سعیدی نسبت کے ساتھ عقیدت و محبت کو دوام بخشے۔

خواجہ غلام قطب الدین فریدی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ گڑھی شریف

مرحبا کاظمی عقیدت کے آئینے میں

ڈاکٹر حافظ غلام محی الدین نقشبندی مجددی
گورنمنٹ رضویہ اسلامیہ پوسٹ گریجویٹ کالج ہارون آباد

اک بار پڑھی تھی سو مرے دل میں ہے موجود
اے جان تمنا! تری تحریر ابھی تک

سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا **العلماء ورثة الانبیاء** (علما انبیاء کے وارث ہیں) دوسرے مقام پر فرمایا **من صافح عالماً فقد صافحنی** (جس نے عالم سے مصافحہ کیا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا) جو عالم کے پاس بیٹھا وہ میرے پاس بیٹھا، جب عام عالم دین کی یہ شان ہے تو استاذ العلماء غواث بحر معرفت، واقف رموز حقیقت، غزالی ء زماں، رازی ء دوراں حضور قبلہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کیا مقام ہوگا۔ آپ کے کمالات علمیہ بحر بیکراں کس طرح تھے، آپ کا تحقیقی انداز، تخلیقی قلم، تفکر فی العالم، تفقہ فی الدین، عشق رسول اور انداز خطابت سمیت سبھی جوہر اپنے اپنے مقام پر ضخیم مقالے کے متحمل ہیں۔ ان تمام خوبیوں کی جامع ہستی پر نثر میں لکھنا مشکل ہے۔

☆...... آفریں ہے وہ عاشق کاظمی، وہ شاعر اسلام، وہ ماہر عروض وقوافی، وہ محب دیار مدینہ میری مراد محترم جناب محمد امین ساجد سعیدی صاحب جنہوں نے قلم کی آبرو، زبان کی عزت، قلب کے تزکیہ کے ساتھ ساتھ عقائد اہلسنت کی ترجمانی کا بیڑا ابھی اٹھایا ہوا ہے۔ آج بکنے کا دور ہے، کہیں قلم بک رہا ہے تو کہیں زبان، کہیں فکر بک رہی ہے تو

کہیں جسم، ایسے پرفتن دور میں امین ساجد سعیدی وہی نعرۂ مستانہ کے ساتھ میدان عمل میں سرگرم ہے۔ جو اعلیٰ حضرت نے لگایا تھا۔

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہء ناں نہیں

☆......آپ کے مجموعہ مناقب ''مرحبا کاظمی'' کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا پتہ چلتا ہے کہ مصنف صرف شاعر نہیں قبیلہ علم سے بھی خصوصی شغف کا حامل ہے۔ شعر اول میں کتنی محبتیں سمیٹ دیں۔

قبرِ مومن باغ جنت ہے یہ فرمانِ نبیؐ
خلد ہے تیری گلی احمد سعیدِ کاظمی
اولیا کا شہر ہے کیا شان ہے کیا حسن ہے
جنت الفردوس کا حصہ ہے ملتاں کی زمیں

☆......اس شعر میں شاعر سرزمین ملتان کی نسبت اولیا کی طرف کر کے اسے جنت الفردوس کا حصہ قرار دے رہا ہے شاید کسی مریض عقل اور رہرو نجد کی سوچ لفظ جنت پر اٹک جائے تو شاعر کے پیش نظر یہ حدیث رسول ہے۔

قبر المومن روضة من رياض الجنة

☆......مومن کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور جہاں لاکھوں باغ ہوں وہ جگہ جنت کا ٹکڑا نہ ہوگی تو کیا ہوگی۔ اس خوبصورت پیرائے میں شاعر نے اپنے تخیل کو صفحۂ قرطاس پہ منتقل کیا ہے۔

حقیقت ہے کہ شہرِ عشق و مستی شہر ملتاں ہے
اسی شہر محبت کے امیرِ عاشقاں تم ہو

☆......امیر عاشقاں کتنی دلآویز ترکیب ہے۔حمد باری تعالیٰ میں شاعر نے وحدت الشھود کتنے محتاط انداز میں پیش کیا ہے۔

دیکھ کے تیری قدرت ہر اک ڈھنگ دکھائی دیتا ہے
دنیا کی ہر شے میں تیرا رنگ دکھائی دیتا ہے

☆......بیان حمد میں جب شکوۂ حالات ظاہر کرتے ہیں تو ان کے قلم کی روشنی میں ان کے اندر چھپا ہوا احساس انسان سامنے آتا ہے جیسا کہ اس شعر میں

بیگانے تو بیگانے ہیں مولا ان پر دوش نہیں
اب اپنوں سے اپنا کرتا جنگ دکھائی دیتا ہے

☆......مناظر فطرت کی عکاسی اور مدحتِ نبی ﷺ پر ان کا اطلاق شعلہ و شبنم کا حسین امتزاج ہے۔

پڑھتا ہوں نعت جب میں رسالتؐ مآب کی
میرے لبوں سے آتی ہے خوشبو گلاب کی
کرتا ہوں پیش انؐ کو درودوں کی ڈالیاں
ہوتی ہے مجھ کو جب بھی ضرورت ثواب کی
ہر ایک کی زبان ہے صلی علیٰ سے تر
ستلج کی موج ہو کہ روانی چناب کی

☆......جب اپنے پیرو مرشد کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں تو ان کے لطف وکرم اور علم وعرفاں کا ذکر خوب کرتے ہیں

آپؒ ہیں منبعِ لطف وجود و عطا اہل صدق و صفا
فیض سے بہرہ ور مرد و زن کاظمی مرحبا کاظمی
یاد رکھے گی تاریخ ملتان کی علم و عرفان کی
شہر ملتاں میں تیری پھبن کاظمی مرحبا کاظمی

☆......امین ساجد اپنے ذوق شعری اور قوت گویائی کو اپنے ممدوح کی عنایت سمجھتا ہے اور اپنی کم مائیگی کو بزور محبت رستہٴ نو دیتا ہے۔

نگاہ لطف سے ان کی لکھی ہے منقبت ورنہ
کہاں وہ رازیٔ دوراں بھلا ساجد کہاں تم ہو

☆......امین ساجد اپنی ''مرحبا کاظمی'' میں جہاں شان قبلہ کاظمی بیان کرتے ہیں وہیں اس ہستیٔ عظمیٰ کا ذکر بھی ضروری سمجھتے ہیں جن کے مداحوں میں خود قبلہ کاظمی ہیں۔ میری مراد مجدد دین وملت، حامیٔ سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ ہے امین ساجد نے دونوں کی مدح کا کیا حسین سنگم پیش کیا ہے۔

مسلکِ احمد رضا کے ترجماں ہیں بے گماں
پاسبانِ اہلسنت کاظمی سرکار ہیں

☆......جن سلاسل کا فیض آپ کو حاصل ہے ان کا ذکر یوں کیا ہے۔

قادری و صابری ، چشتی سلاسل کا ہے فیض
کیسا بحرِ بیکراں ہے کاظمی سرکار کا

درج ذیل اشعار کی خوبصورتی دیکھئے۔

اک نور کی برسات نظر آتی ہے ہم کو
در پر ترے انوار الٰہی کی گھٹا ہے
ہر غنچہ ترے حسن تخیل سے ہے مہکا
ہر پھول کی رنگت میں ترا رنگ ادا ہے

☆......تعارف اہلسنت میں قبلہ کاظمی صاحب کی ذات پر قلم یوں اٹھایا ہے

مرشد کامل بھی ٹھہرے۔اہلسنت کے امام
سُنیت کی برتری احمد سعیدِ کاظمی

دوسرے مقام پہ یوں کہا ہے!

اہلسنت کی سلامت برتری ہے آپ سے
جہل کے ظلمت کدے میں روشنی ہے آپ سے
ہم سعیدی ہیں ہماری لو لگی ہے آپ سے
بے ہنر ساجد امیں کی شاعری ہے آپ سے

☆......ہندو لڑکی کو مسلمان کرنے والا سارا واقعہ آپ نے اشعار میں نظم بند کیا۔اگر امین ساجد کا سارا شعری دیوان ختم بھی ہو جائے تو یہی ایک کلام انہیں زندہ رکھنے کے

لیے کافی ہے۔جس میں زبان وادب اور ہدایت وحضارت بام عروج پر ہے۔آخری شعر یوں ہے۔

تقریر سن کے لڑکی مسلمان ہو گئی
ہندو تھی پھر وہ صاحب ایمان ہو گئی

☆......صنعت ممتنع،حفت تضاد،اسلوب،استعارات وتشبیھات،تلمیحات وکنایات، فن ایجاز وتجاہل عارفانہ کی امثال کثیرہ آپ کی شاعری میں موجود ہیں۔قطعات میں بھی آپ نے ذوق کمال پایا ہے۔

چار سو جلوے ہیں ان کے علم کے عرفان کے
بے گماں نورِ نگاہِ دیدہ ور ہیں کاظمی
ساجد ان کی یاد اک پل بھی جدا ہوتی نہیں
بس گئے ہیں یوں مرے قلب ونظر میں کاظمی

☆......آپ نے پنجابی زبان میں بھی کہا اور خوب کہا کاش پنجابی میں ذرا اور کہتے اس لیے کہ مادری زبان ہی درحقیقت اندرونی جذبات واحساسات کا آئینہ دار ہوتی ہے۔ آپ کا پنجابی کلام حاضر خدمت ہے ایک رباعی۔

اچی شان ملتان شریف دی اے میرا پیر ہے شہر ملتان اندر
گل کاظمی پیر نے اوہ کیتی جیہڑی گل حدیث قرآن اندر
پھل صفتاں دے پیش غلام کر دے میرے کاظمی صاحب دی شان اندر
عشق مہکدا پیا امین ساجد کلیاں کھڑیاں جو تیرے دیوان اندر

☆......پنجابی زبان صوفیا اور اولیا کی زبان ہے پنجابی زبان عقیدت ومحبت کی وارث ہے۔جس کا وارث وارث شاہ ہے۔

امین ساجد صوفیا کو خراج تحسین یوں پیش کرتا ہے!

داتا صاحب لاہور دے شہنشاہ نے غوث پاک بغداد دی شان آکھاں
خواجہ صاحب اجمیر نوں رنگ دتا پاک پتن فرید دی جان آکھاں
بہاوالحق تے کاظمی رکن عالم پیری پور نوں میں ملتان آکھاں
ساجد ولیاں دا ذکر سبحان اللہ مہر علی تے باہو سلطان آکھاں

☆...... آخر میں دعا ہے بارگاہ رب العزت سے کہ اللہ اس نوجوان اہلسنت سے دین حق کا کام لے لے ان کے قلم کو اپنوں کے لئے باعث رحمت وسکینت اور اعدائے دین کے لیے خنجر خونخوار برق بار بنائے۔آمین۔والسلام!

دعا گو!

ڈاکٹر حافظ غلام محی الدین نقشبندی مجددی

0306-7720073

مجموعہ مناقب مرحبا کاظمی رحمۃ اللہ علیہ پر ایک نظر

راجا کوثر سعیدی ملتان

دریوزہ گر کاظمیؒ سرکار ہے ساجد
کیا خوب یوں بخشش کا طلب گار ہے ساجد
تیرے لئے یہ باعث اعزاز سند ہے
مجموعہ مناقب کا وہ شہکار ہے ساجد

متلاشیان علم وادب کی اکثریت اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ ادب صرف بڑے شہروں اور ممالک ہی میں نشوونما پاتا رہا۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ نواحی بستیوں اور قصبہ جات سے بھی علم کے وہ سوتے پھوٹے کہ گلشن ادب خوب سیراب ہوا اور دورافتادہ قیام پذیر لوگوں نے ایسے پھول مہکائے کہ جس کی خوشبو سے زمان ومکاں ذوق فکرونظر پاکر مسرورو محسور ہوئے جاتے ہیں۔ قدماہی فن قافیہ پیمائی کے سردار نہ ہوئے بلکہ بقول شاعر

کہہ دو میرو غالب سے ہم بھی شعر کہتے ہیں
وہ صدی تمہاری تھی یہ صدی ہماری ہے

حاصل پور جیسے دورافتادہ مقام پر بیٹھ کر ایک درویش صفت انسان شاعری کے بحر بیکراں کا شناور اور صحرائے ادب کا ایک مسافر جو تپتی دوپہر میں فقط چھاگل عشق ومحبت کاندھے سے لٹکائے عزم وہمت کے سہارے آبلہ پائی کی تکالیف برداشت کرتے ہوئے اپنی تمام ترکم مائیگی کے باوجود مدینۃ الاولیاء کی طرف گامزن ہے کہ فطرت نے خمیر ذات میں غزالیٔ زماں، رازیٔ دوراںؒ کی ''دریوزہ گری'' شامل کر کے اسے اس منصب پر پہنچادیا ہے کہ شاہان وقت بھی اسے اور اس کی نسبت کو رشک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور

محمد امین ساجد سعیدی کو کیوں نہ دیکھیں کہ

نسبتوں کا اثر بھی ہوتا ہے............آدمی معتبر بھی ہوتا ہے

جو گدائی کے تخت پر بیٹھے......بے گماں تاجور بھی ہوتا ہے

اپنے پیرومرشد سے روز و شب ملاقاتیں اور ان کی محافل کا لطف یقیناً روح کو سرشار رکھتا ہے لیکن دور رہ کر بھی حضوری کا حظ اٹھایا جا سکتا ہے اور امین ساجد مدینۃ الاولیاء سے کوسوں دور رہ کر بھی اپنی ہجر کی کیفیت کو ''مناقب'' میں ڈھال کر وصال کے مزے حاصل پور میں حاصل کرتا ہے اور وہ خود اپنی اس کیفیت کو یوں ایک شعر میں بیان کرتے ہیں۔

ولیوں کے مزار، اس میں مرے شیخ کا گھر بھی

کیا وادیء ملتان کی پُر کیف فضا ہے

مدینۃ الاولیا کے بارے میں کسی نے کہا تھا کہ ''ملتان ما بہ جنت اعلیٰ برابر است'' سو ایسی ہی کیفیات مجموعہ مناقب جس کا نام ''مرحبا کاظمی'' ہے کے ابتدائی اوراق میں امین ساجد سعیدی کی ملتان اور پیران ملتان سے عقیدت کی معراج ہے وہ ایک جگہ کہتے ہیں کہ

اولیاء کا شہر ہے، کیا شان ہے کیا حسن ہے

جنت الفردوس کا حصہ ہے ملتان کی زمیں

اور جب ملتان کی سرزمین کو اپنے پیرومرشد حضرت سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے دیکھتے ہیں تو یہ شعر اس کی تائید میں خوب نظر پڑتا ہے

کیا حسیں ملتان ہے، کیا اعلیٰ اس کی شان ہے

جلوہ فرما اس میں حضرت کاظمیؒ سرکار ہیں

مجموعہ ''مناقب مرحبا کاظمی'' گلہائے رنگا رنگ کا ایک حسین مرقع ہے۔ اس میں موتیا، گلاب، گیندا، یاسمین، چنبیلی کے ایسے مہکتے رنگ و آہنگ ہیں کہ گلستان ادب کی شان دوبالا ہوگئی ہے۔ ابتدائی صفحات پر متفرقات پھر ادیب ملت صاحبزادہ سید حامد سعید کاظمی صاحب کا خوبصورت تبصرہ جواز حد خود ایک ادبی شہکار ہے بعدازں انتساب صاحبزادہ سید انور سعید کاظمی کے نام ہے۔ حسن ترتیب میں ڈاکٹر خورشید بیگ میلسوی کا تبصرہ پڑھنے والوں کو ''مجموعے کی افادیت'' کی لذت سے آشنا کرتا ہے۔ حمد باری تعالیٰ اور ایک نعت رسول مقبول (ﷺ) بھی شامل مجموعہ ہے۔ بعد ازاں 19 مناقب نے مجموعہ کو چار چاند لگا دیئے ہیں ان میں سے کچھ مناقب تو ایسے ہیں جو زبان زد خاص و عام ہیں۔ اکثر امین ساجد جب عرس مبارک یا جلسہ دستار فضیلت کے موقع پر حاضر ہوکر پیش کرتے ہیں تو ہزاروں سامعین عش عش کر اٹھتے ہیں اور خود امین ساجد سرشاری کی کیفیت میں اپنے پیرو مرشد کے روضہ مبارک کو دیکھ کر طمانیت قلب، تسکین روح محسوس کرتے ہوئے یہ کہتے نظر آتے ہیں۔

آپ کے در پہ آیا ہے بن کے گدا ساجدِ بے نوا
نذر کرنے متاعِ سخن کاظمیؒ مرحبا کاظمیؒ

اسی بات کو وہ عقیدت کے پھول میں یوں رقم طراز ہیں کہ یہ مناقب میرا سرمایہ حیات ہیں۔ مجھ بے ہنر کے لئے اعزاز ہیں۔

اسی طرح ''دل کی بات'' میں ایک خاص بات تو یہ ہے کہ معروف قوال عبدالستار سعیدی، محمد عمر سعیدی، محمد سلیم ابن عربی قوال کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے ہر البم، سی ڈی اور کیسٹ میں ''مرحبا کاظمی'' سے منتخب کلام شامل کر کے اپنی خوبصورت آواز میں امر کر دیا اور اس شعر کی تفسیر کر دی۔

تمہارے خلق کے صدیوں زمانہ گیت گائے گا
تکلم جس پہ نازاں ہے وہی شیریں زباں تم ہو

صفحہ نمبر ۶۴ پر ''فرحتوں کی اداس برکھا'' کے عنوان سے مارچ 1995ء میں صاحبزادہ سید حامد سعید کاظمیؒ نے لاہور میں جامع مسجد وزیر خان میں پانچ روزہ جلسے میں غزالیء زماں، رازیء دوراں کے خطاب اور ایک لڑکی کے سوال پر جو جواب عطا فرمایا۔ جسے سن کر وہ مسلمان ہوئی کو نثر اور امین سعیدی نے نظم میں ڈھال کر قلم کی آبرو کو اور بڑھا دیا ہے اور اس کا آخری شعر دیکھیے۔

تقریر سن کے لڑکی مسلمان ہو گئی
ہندو تھی پھر وہ صاحب ایمان ہو گئی

آٹھ قطعات بھی شامل مجموعہ ہیں جو از خود شاعر کی دلی کیفیات کے آئینہ دار ہیں اور مختلف اوقات میں کہے گئے یہ قطعات قاری کو لطف حقیقی سے آشنا کرتے ہیں مثلاً

ان کی یادوں میں سال گزرا ہے
لمحہ لمحہ میں عید کرتا ہوں
جب طبیعت ملول ہو ساجد
ذکرِ احمد سعید کرتا ہوں

ایک اور چونکا دینے والی بات یہ بھی کہ اردو زبان کی مہارت اپنی جگہ لیکن پنجابی رباعیات میں بھی شاعر کا حسن خوب مہکتا ہے اور مجموعہ مناقب کو پنجابی کی لذت سے آشنا کر کے داد تحسین حاصل کرتا ہے یہی بات کیا کم تھی کہ ایک اور باب حیرت کھل گیا جب آخری صفحات میں محمد امین ساجد کا ادبی سفر کے عنوان سے شائع شدہ اور زیر طبع کتب کے نام نظر پڑے ان کا تذکرہ بھی برمحل اور برموقع ہوگا تاکہ قارئین امین ساجد

کے فنی وادبی سفر میں ہمرکاب ہوکر سیرابی پاسکیں۔نعتیہ مجموعہ "مدینہ یاد آتا ہے" کشمیر پر خوبصورت نظموں کا مجموعہ "ظلم کے دن اب تھوڑے ہیں" مناقب اولیاء،سب سے پہلے،سوہنے سوہنے مدینے دی گل کریئے، پنجابی نعتیہ مجموعہ "علیہ ﷺ" کے عنوان سے "ممتاز شعراء کا کلام" سوہنے نوں نعت سنا لے، پنجابی نعتیہ مجموعہ اور سلام "بحضور امام عالی مقام" زیر طبع ہے گویا حاصل پور کی مٹی کو یہ شرف حاصل ہوا کہ ایک ادیب، شاعر، نثر نگار، اصناف سخن کے رموز واوقاف اور حاشیہ وقافیہ آرائی کی نہ صرف باریکیوں سے واقف ہے بلکہ روحانیت کے دائرہ کار میں داخل ہوکر مرشد کریم کی روحانی رہنمائی کے طفیل "دریوزہ گری" کی حقیقت سے آشنا کر رہا ہے۔

منقبت ساجد امیں لایا ہے عرس پاک میں
یہ گدا بھی مدح خواں ہے کاظمی سرکار کا

یہاں غلام احمد اقبال سعیدی اور حافظ محمد فاروق خان سعیدی کا تذکرہ بھی ضروری ہے کہ جن کی فکری رہنمائی نے امین ساجد کی حوصلہ افزائی کی۔ یہ مجموعہ مناقب تنظیم السعید پاکستان ملتان نے شائع کیا۔۱۹ویں سالانہ عرس پاک کے موقع پر پہلی بار اور ۲۴ ویں عرس مبارک پر مزید اضافے کے ساتھ شائع ہوا۔گویا

نگاہ لطف سے ان کی لکھی ہے منقبت ورنہ
کہاں وہ رازیٔ دوراں بھلا ساجد کہاں تم ہو

امین ساجد سعیدی نے بہت سے چاہنے والوں، حوصلہ افزائی کا فریضہ سرانجام دینے والوں اور فکر کو مہمیز عطا کرنے والی بہت سی شخصیات کے اسماء گرامی بھی لکھ کر ان کا فرداً فرداً شکریہ ادا کر کے حق محبت کو آفاقیت عطا کر دی۔

90 صفحات پر پھیلا ہوا مناقب کا بحر بیکراں فنی اعتبار سے خوبصورت الفاظ و

تراکیب، استعارات، گہرائی وگیرائی اور تمام محاسن کی چاشنی سے لبریز وہ ''جام پیر'' ہے جو فقیروں کو مست و بےخود کر دیتا ہے، پڑھنے والوں کی یہ کیفیت اور لطف حقیقی سے آشنائی اور زیادہ اس وقت ہو جاتی ہے جب مجموعہ مناقب کے سرورق پر کاظمی سرکارؒ کے روضہ انور کی رنگین تصویر انہیں بھی روحانی طواف کا موقع فراہم کرتی ہے اور مجموعہ کے اختتام پر غزالی ءزماں، رزای ءدوراں کی خوبصورت اور باتیں کرتی ہوئی تصویر آپ کے سراپا نور کو نظروں کے راستے دل میں اتارنے کا سبب بن جاتی ہے۔ جو ''دریوزہ گر'' کا سرمایہ حیات ہے۔

خوش رہو امین ساجد سعیدی کہ توشہ آخرت تیار کر رکھا ہے میرا یہ تبصرہ بطور سند روز جزا پیش کر کے مجھے بھی شامل سفر رکھنا۔ حسن تخیل کی مہکار تا ابد پھیلنے کی دعا کے ساتھ۔

آپ کا پیر بھائی

راجا کوثر سعیدی۔ ملتان

مرحبا کاظمی مجموعہ مناقب پر ایک نظر

تحریر:۔ڈاکٹر مرزا خورشید بیگ میلسوی (صدارتی سیرت ایوارڈ یافتہ)

خطہء ملتان کی خوش نصیبی ہے کہ یہاں عظیم اولیاء اپنے مزارات مقدس میں فیوض و برکات کا باعث ہیں۔ پرندوں سے لیکر انسانوں کے جم غفیر تک یہاں ذکر و شکر و دعا کے عبودی لمحات میں مستغرق ہوتے ہیں۔ پر آشوب دور کے غم آنکھوں سے بہہ جاتے ہیں جب مریدین، شیوخ طریقت کے دربار پر حاضری کے دفور مسرت میں ہوتے ہیں۔ روح کا وہ در کھل جاتا ہے جس کیلئے یہ کائنات سجائی گئی اور وہ صرف شیخ طریقت ہی بتاتے ہیں کہ وہ در عشق مصطفیٰ ﷺ ہے کائنات بنائی گئی خدا کے رسول کیلئے اور اسے سجایا گیا آپ ﷺ کے عشاق کی چشم طلب کے لئے تاکہ مدینہ کی گلیاں رشک فردوس بریں لگیں۔ یوں شیخ یا پیر طریقت ایک واسطہ بنتے ہیں کہ باب معرفت کی راہ دکھائیں، محمد امین ساجد سعیدی کے دل و دماغ پر بھی ایک ایسا ہی وجد طاری ہے جو اپنے شیخ کی محبت میں طاری ہوتا ہے یہ وہی ہے جس طرح گل کے ابھرنے سے پہلے بالکل ذرا دیر پہلے بلبل بے تاب پر طاری ہوتا ہے اسی وجد کی لذت انگیزی سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ سے کہلواتی ہے ”مرشد داد یدار ہے باہو مینوں لکھ کروڑوں حجاں ہو!“ اس وجد کی شناسائی نے محمد امین ساجد کو ایک نثر نگار سے شاعر بنا دیا۔ شیخ کی نظر سے حرف کے پتھر کو کیمیا بنانے کی سعادت اسے غزالیء زماں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمیؒ کے روح پرور خطابات سے ملی یا پھر ان کی تحاریر سے حاصل ہوئی۔ تاہم اس عنایت نے اس کے دل کو بے ربطی سے ربط کی جانب اور بدنظمی سے نظم کی جانب مائل

کیا۔ شخصیت ڈھلتی اور نکھرتی گئی تو شیخ کی نظر کا کمال ہوا اور حروف الفاظ میں ڈھلتے گئے اور الفاظ اشعار میں جبکہ اشعار منقبت میں مصروف ہو گئے۔

آپ سے سب کچھ ملے گا ہے مجھے کامل یقین
آپ کے دربار سے خالی گیا کوئی نہیں

ان مناقب میں حمد ونعت کا موجود رہنا محمد امین ساجد کی سلیقہ مندی کی دلیل ہے۔ ''مرحبا کاظمی'' میں صاحبزادہ سید حامد سعید کاظمی صاحب کا ابتدائیہ ادبی شہ پارے سے کم نہیں۔ جہاں ان کی خطابت کے کمال جوہر تنقید سے مملو نظر آتے ہیں۔ انہوں نے محمد امین ساجد کا تعارف انتہائی شفقت آمیز انداز میں کیا ہے جو اپنی مثال آپ ہے اور ان کی اعلیٰ علمی وادبی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

دیکھ کے تیری قدرت ہر ایک دنگ دکھائی دیتا ہے
دنیا کی ہر شے میں تیرا رنگ دکھائی دیتا ہے

حمد ونعت میں ایمان کی سیڑھی غیر متزلزل زمین پر موجود ہے جو محمد امین ساجد کے ایمان بانصیب کے ہم پہلو ہونے کی عکاس ہے وہ خواب وخیال اور تخیل کی بجائے عشق رسول ہاشمی ﷺ کی صداقت کو موجود حقائق کی نسبت سے دیکھتے ہیں۔

ہر ایک کی زبان ہے صلی علیٰ سے تر
ستلج کی موج ہو کہ روانی چناب کی

مناقب میں مرحبا کاظمی شاعرانہ رمز میں موسیقیت اور صوتی آہنگ کی خوبیاں ان کے اس شعری انتخاب میں فنی ارتقاء کی مظہر ہیں۔ ملاحظہ کیجئے۔

آپ ہیں وقت کے زبدۃ الاصفیاء سیدالاتقیا
رات دن بندگی میں مگن کاظمی مرحبا کاظمی
جس پر کرم ہوا ہو سرکار کاظمی کا
بن جائے وہ نہ کیونکر شاہکار کاظمی کا
عرفانِ الٰہی ہو کہ اعزازِ ولایت
پائے سبھی انعام غزالیء زماں

اس نوع کے مناقب ہیں جبکہ

فیض کا اک سلسلہ ہے کاظمی سرکار کا
جو سوالی بن گیا ہے کاظمی سرکار کا

محبت شیخ کا کمال ہے جس نے ساجد سے اتنی خوبصورت مرصع و مسجع اور ہیت کے اعتبار سے محاسن کو احاطہ کر سکنے والی صنف میں جذبوں اور سوچوں کو پناہ گاہ عطاء کی ہے۔ اس منقبت میں ان کے قلم کی جولانی اور خیال کی روانی دلکش بھی ہے اور دل پذیر بھی جوان کے باطن میں موجود شعری جوہر کی عکاس ہے۔

اے کاظمی سید تری عظمت کو سلامی
یکساں ہے سبھی پر تری شفقت کو سلامی

کا یہ شعر حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمتہ اللہ علیہ کی محفل میں شریک ہونے والے مریدین پر اس دور کی بخوبی عکاسی کرتا ہے۔

قرآن و احادیث کے سمجھائے مفاہیم
اس حسن بلاغت کو فصاحت کو سلامی

اس طرح دیکھیے

ہر دل میں احترام ہے احمد سعید کا
کتنا بلند مقام ہے احمد سعید کا
میرے مرشد سیدی احمد سعیدِ کاظمی
قطبِ دوراں مرشدی احمد سعیدِ کاظمی

ان کے فکروفن اور ان کی محبت کی عظمت پر دال ہیں۔

آباد ہے مے خانہ ترا رازیٔ دوراں
خالی نہیں پیمانہ ترا رازیٔ دوراں

اور پنجابی رباعی (قطعہ) روایت کے حسن کو ظاہر کرتا ہے۔ جبکہ

ہر دل میں احترام ہے احمد سعید کا،

واقعہ نگاری کو نظم (منقبت) کا پیکر عطا کرنے کا فنی اوج کمال ہے۔ شاعر کی الفاظ وتراکیب خیال وفکر پر گرفت عشق کی عطا کردہ ہے یا پھر اس کے شیخ کی نظر کا کمال، بہر حال ایک نثر کے مرد میدان کو شاعری کے میدان کا جری بنانے میں مرحبا کاظمی کی منقبتوں کو ہر اہلِ سلوک آنے والے عہد میں ایک حوالے کے طور پر احترام عطا کرے گا۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔۔۔۔ آمین

ماہنامہ السعید نومبر 2006

دل کی بات

اولیائے کاملین سے نسبت دراصل نجاتِ اخروی کا سبب ہے۔ قابلیت اور صلاحیت زہد و تقویٰ، عبادت و ریاضت اپنی جگہ لیکن نسبت کا مقام اپنا ہے۔ نسبت بھی بڑی چیز ہے۔ نسبت کے حوالے سے اصحاب کہف کے کتے کو دیکھئے۔ ظاہراً کتا نجس پلید ناپاک اور حقیر جانور ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مقرب و محبوب بندوں کی نسبت اور وابستگی اسے جنت میں لے جائے گی۔ شیخِ مکرم رہبر کامل کی نسبت سے جہاں لذتِ عشقِ رسول ﷺ اور اطاعتِ رسول ﷺ کا حصول حاصل ہوتا ہے۔ وہاں قربِ خدا کی نعمتِ غیر مترقبہ بھی عطا ہوتی ہے۔ مرشدِ گرامی کا فیضان تربیت اور نگاہِ لطف و کرم کی خیرات من کے کشکول میں متلاشیءِ حق کو حاصل ہو جائے یعنی

الف اللہ چمبے دی بوٹی مرشد من وچ لائی ہو

اس مصرعے سے کیف و سرور فیضان و عرفان کی لذتِ آشنائی کے بعد اس کے لیے راہِ سلوک کی نئی منزل انتہائی قریب تر ہو جاتی ہے اسی مقام پر سلطانُ العارفین فرماتے ہیں۔

مرشد دا دیدار ہے باہو مینوں لکھ کروڑاں حجاں ہو

حضور غزالیءِ زماں رازیءِ دوراں حجت الاسلام بیہقیءِ وقت قطب الاقطاب حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب کی نظرِ عنایت اور نگاہِ کرم میرے شاملِ حال ہوئی۔ میرا دامنِ دل ان کی محبت و عقیدت سے لبریز ہوا۔ حضور غزالیءِ زماں کی منقبت کا سرمایہ جس طرح میرے لیے فخر کا باعث ہے اسی طرح آپ کی مدحت و منقبت نگاری کا شرف جن اہل فن اساتذہ کو حاصل ہوا ان کے نام شعر و سخن کے باب اور ادبی تاریخ کا حصہ بن گئے ہیں۔ ان کا ایک شعر ملاحظہ کریں۔

پیکرِ علم وحلم ومہر وفا............ خونِ مشکل کشاو جانِ بتول (اعظم چشتی)

خالدِ جذبی نہ کیوں منزل مرے قدموں میں ہو
رہبر و راہِ ہدیٰ ہیں حضرت احمد سعید (محمد خالد جذبی)

آفتابِ زندہ کے سارے حوالے زندہ ہیں
اس کی صبحیں زندہ ہیں اسکے اُجالے زندہ ہیں (عاصی کرنالی)

مجھ پر عیاں ہے رفعتِ سرکار کاظمی
میں جانتا ہوں عظمتِ سرکار کاظمی (تابش صمدانی)

کاظمی سرکار سرور زندہ ہیں
مرے مرشد میرے رہبر زندہ ہیں (وسیم ممتاز ایڈووکیٹ)

جنت نشیں ہیں پیکرِ انوار کاظمی
احمد سعیدِ کاظمی سرکارؒ کاظمی (ممتاز العیشی)

سیدِ وقت تیرے غم میں مذاق العیشی
کوئے سے تجھے تعزیت فن بھیجتا ہے (مذاق العیشی)

رازیء دوراں غزالی کے تفکر کا امیں
بو حنیفہ کے تدبر کی ادا سمجھا گیا (محمد اکرم رضا)

موسیٰ کاظم کا جو خوں تھا تیری شریانوں میں
کسی سائل کی کوئی بات نہ ٹالی تو نے (نقوی احمد پوری)

عالمِ شعلہ بیاں تھے حضرتِ احمد سعید
واعظِ شیریں بیاں تھے حضرتِ احمد سعید (پروفیسر قاسم جلال)

ابنِ حیدر فخرِ بوذر حضرتِ احمد سعید
ابرِ رحمت علم کی بارش یہاں برسا گیا (سید طاہر واسطی)

رازیِ دوراں غزالی وقت کے مثلِ جنید
پوری دنیا میں تھے بے شک اہلِ سنت کے امام (سید عارف محمود مہجور رضوی)

ان عظیم ہستیوں کا خلوص و محبت سے لبریز نذرانہء عقیدت میرے پیش نظر ہے ان کے پرخلوص نذرانہء عقیدت اور منقبت نگاری نے میری راہِ تخیل کو ضیاء بار کیا کاروانِ محبت کی گردِ راہ ہونا میرے لئے سرمایہء حیات اور باعثِ فخر ہے۔ ''مرحبا کاظمی'' مزید اضافے کے ساتھ دوسرا ایڈیشن 24 ویں عرس مبارک پر حضور غزالی ء زماں رازی ء دوراں کی بارگاہ میں انتہائی عقیدت و محبت سے حاضرِ خدمت ہے۔ پچھلے ایڈیشن میں جگر گوشہء غزالی ء زماں حضرتِ علامہ صاحبزادہ سید حامد سعید کاظمی شاہ (سابق وفاقی وزیر برائے مذہبی امور) مرحبا کاظمی پر ان حوصلہ افزاء خیالات کا اظہار فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ''اپنے شیخ سے عقیدت و محبت نے اگر منقبت نگاری کی طرف مائل کیا تو محبوبِ خدا سے والہانہ عشق نے نعت گوئی کی راہ بھی دکھائی اور یہ دونوں راستے دشوار ترین اور انتہائی کٹھن ہیں۔ چلیں دیکھتے ہیں امین ساجد اس دشواری اور کٹھنائی سے کیسے نبرد آزما ہوتا ہے۔''

منزل یہ انتہائی کٹھن ہے راستے واقعی دشوار گزار ہیں۔ لیکن جذبہء عشق وفور محبت اور عقیدت کے سیلاب نے تخلیقی سفر کو آسان بنا دیا اور اس فن کے حقیقی اعجاز سے بھی آشنائی کی دولت عطا کی۔ میرے اس شعر و سخن کے باب میں ان حضرات کا بے حد شکر گزار ہوں جنہوں نے میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ رشید عثمانی۔ عبدالجبار غوری۔ ڈاکٹر پروفیسر غلام یٰسین دلکش۔ سید محمد شاہ طاہر بخاری۔ حاجی مرزا محمد یعقوب مغل سعیدی۔ حاجی ڈاکٹر لیاقت علی نظامی۔ حاجی محمد اشرف ساجد۔ محمد اشرف ندیم۔ علامہ محمد عبدالعزیز چشتی۔

ذوالفقار علی قائم خانی۔ چوہدری مظفر حسین۔ صاحبزادہ فیض رسول قادری۔
علامہ اللہ بخش نوری۔ ملک عبدالغفار سعیدی۔ چوہدری نذیر احمد۔ عبدالوحید قمر سعیدی۔
محمد اصغر ندیم سعیدی۔ اختر محمود باجوہ۔ صاحبزادہ سید احمد کمال شاہ (ہارون آباد)۔
سید سردار حسین گیلانی۔ ملک محمد اسحاق غوری سعیدی۔ حافظ امانت علی سعیدی لاہور۔
احمد نواز بھٹی (الائیڈ بنک)۔ علامہ محمد اکرم سعیدی بہاولنگر۔ علامہ عبدالرزاق نقشبندی۔
صاحبزادہ شاہد اسحاق قریشی۔ ریاض ندیم نیازی (بلوچستان) رائے اوصاف علی بھٹی۔
محمد عمران مغل سعیدی۔ علامہ محمد سلیم چشتی گولڑوی۔ ناصر محمود جاوید (صدر مرکزی انجمن تاجران)۔
سید مبارک علی شمسی عبدالرزاق (عکاس فوٹو اسٹوڈیو) شاہد محمود (اسٹیٹ لائف)۔
صوفی محمد اسحاق قادری ملتان۔ علامہ سرفراز الرحمان رزاقی۔ حاجی محمد ارشد گورائیہ سعیدی۔
سید مبارک علی شمسی۔ محمد نوید باؤ سعیدی۔ پروفیسر شبیر حسین (پرنسپل کیمبرج کالج)۔
فوجی محمد یٰسین سعیدی۔ وسیم ممتاز سعیدی ایڈووکیٹ (ملتان)۔ محمد ابراہیم حسان۔
غلام حسین چغتائی۔ نذیر احمد ناز سدھو ایڈووکیٹ حاصل پور۔ الحاج افضال حسین سہروردی ساہیوال
۔ محمد اطہر سعیدی لاہور۔ محمد حیات چغتائی (بہاولپور)۔ محمد طاہر یوسفی (قائم آباد)۔ رانا محمد شفیق
۔ رانا ہارون افضل حیدر۔ چوہدری محمد حنیف طاہر۔ شوکت حسین سعیدی (ملتان)۔
محمد رفیق قادری (سنی تحریک)۔ علامہ حفیظ اللہ نیازی۔ طارق جاوید کمبوہ

آخر میں سلیم ابنِ عربی قوال اور ملتان کے معروف قوال عبدالستار سعیدی،
محمد عمر سعیدی قوال کا بے حد شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اپنے ہر البم سی۔ ڈی اور کیسٹ
میں مرحبا کاظمی سے کلام کو منتخب کر کے ریلیز کیا اور محافل کی بھی زینت بنے۔

دریوزہ گر بارگاہِ کاظمی

محمد امین ساجد سعیدی

امین مارکیٹ حاصل پور

"منزل آشنا"

''مرحبا کاظمی'' کا مجموعہ مناقب از محمد امین ساجد سعیدی، پیش نظر ہے۔ از اول تا آخر عقیدت وارادت کی خوشبو سے مہکتا، عجز و انکسار کے جذبات سے آمیزہ، شرف و سعادت کے خیال سے درخشندہ، شعری روایات کے قواعد وضوابط سے آراستہ، عروض، بحور اور اوزان کی پابندی سے مرصع، ایک ایسی تالیف ہے، جس میں جناب احمد سعید کاظمیؒ اور ان کے خانوادہ ذی احترام کیلئے دلکش تشبیہات و استعارات وروایاتِ جدید و قدیم سے کماحقہٗ کام لیا گیا ہے۔ بظاہر ایک غیر معروف شاعر، مگر تمام تر اسالیب فن سے واقف، امین ساجد، اپنے اسلاف کا مکمل قدردان نظر آتا ہے۔ دینی روش اور بزرگانِ شریعت کے مراتب و مناسب کو نہایت باریک بینی سے نظر میں رکھتے ہوئے، ان کے فیوض و برکات سے کسبِ فیض کرنا، سہل نہیں ہے۔ اس شاہراہ پر متزلزل ہونا ناممکن نہیں، مگر جب کوئی نصرِ خلوص کے سچے جذبات کے ساتھ گامزن ہوتا ہے تو اس پر اللہ رب العزت اور اس کے برگزیدہ پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور اہل بیت عِظام کی خصوصی اعانت، عنایت اور تلطف ہوتا ہے۔ اس مرحلہ پُرسوز وگداز میں محمد امین ساجد نے کوسوں کا سفر لمحوں میں طے کیا ہے۔ اس راہِ پُر کیف میں اٹھایا ہوا ہر قدم فنافی ذات، فنافی شیخ، فنافی الرسول سے ہوتا ہوا فنافی اللہ تک رسائی رکھتا ہے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ محمد امین ساجد ایک ایسا ہی مردمیدان ہے جو راہِ سلوک کا مسافر ہے اور یقیناً منزل

آشنا ہے۔ بقول ڈاکٹر عاصی کرنالی۔

لگائے بیٹھی ہیں سندور مانگ میں کب سے
ہزاروں منزلیں اربابِ کارواں کے لئے

اور میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ

اٹھا لیا ہے قدم جب امین ساجد نے
گلے لگائے گی خود منزلِ کمال اس کو

پیش کش

پروفیسر شارق جاوید۔ ملتان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری

دارالعلوم حنفیہ فریدیہ

مہتمم اعلیٰ: دارالعلوم حنفیہ فریدیہ
رئیس: دارالافتاء والتحقیق
سجادہ نشین: آستانہ عالیہ نوریہ قادریہ
مدیر اعلیٰ: ماہنامہ نورالحبیب
صدر: انجمن حزب الرحمٰن
سرپرست اعلیٰ: مرکز اہل سنت پاکستان
امیر: بزم فقیہ اعظم پاکستان
ممبر: صوبائی امن کمیٹی، پنجاب

حوالہ نمبر ح-ف ۲۰۱۱/۱۱۱/۲۰۰ — تاریخ ۲۲ جولائی ۲۰۱۱ء

حرف محبت

مجمع علم وعرفاں حضرت سید احمد سعید کاظمی ہمہ پہلو نابغہ روزگار شخصیت، مجسمہ علم وعمل اور پیکر تقویٰ وطہارت تھے --- علم ان پر نازاں تھا --- انھیں پہلی بار جس کسی نے بھی "غزالی زماں" اور "رازی دوراں" کے القاب سے ملقب کیا تھا، بجا طور پر حقیقت کی عکاسی کی تھی --- آپ کی دینی وملی خدمات محتاج تعارف نہیں --- علم وفضل کے اسی ہمالہ کے حضور کورنش بجالانے کے لیے آپ کے ایک مرید صادق اور ابھرتے ہوئے شاعر محترم محمد امین ساجد سعیدی نے اپنے قلبی جذبات اور محبت بھرے تاثرات کو منظوم کیا --- ان مناقب کا مجموعہ --- "مرحبا کاظمی" کی صورت میں پیش نظر ہے ---

ساجد صاحب کی یہ کاوش بلاشبہ لائق صد تحسین ہے کہ انھوں نے اہل دول اور بے عمل پیروں کی مدح سرائی کی بجائے ایک عالم باعمل اور شیخ کامل سیدزادے کے حضور عقیدتوں اور محبتوں کا خراج پیش کیا ہے ----

ساجد صاحب کے کلام کی فنی حیثیت پر تو کوئی کہنہ مشق صاحب فن ہی اظہار خیال کر سکتا ہے، مجھ ایسا بے بضاعت اور فن شعر کی ابجد سے ناواقف اس پر کیا لب کشائی کرے، البتہ کتاب کے جستہ جستہ مطالعہ کے بعد یہ کہنا بجا معلوم ہوتا ہے کہ ان کا کلام عقیدتوں کا اظہار، شوق وذوق کا آئینہ دار اور عشق ومحبت کی آبشار ہے، جس میں سلاست وروانی بھی ہے اور نغمگی وبے ساختگی بھی ---

ساجد سعیدی صاحب خوش بخت ہیں کہ مرشد سے والہانہ عقیدت ان کا سرمایہ، ادب ان کا رہبر اور سوز دروں زاد راہ ہے ---

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

ساجد امین کے اشعار سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ مستقبل کا بلند پایہ اور عظیم شاعر بن کر ابھرے گا --- ان شاء المولیٰ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ ان کے ادبی ذوق میں اضافہ کرے، ان کی سعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور انھیں اپنے پاک باز بندوں کے توسل سے اپنا اور اپنے حبیب (ﷺ) کا قرب عطا فرمائے ---

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ و بنہات و سلم

والسلام

(دستخط)

(صاحب زادہ) محمد محب اللہ نوری

دارالعلوم حنفیہ فریدیہ ○ بصیر پور شریف اوکاڑہ
Darul Oloom Hanfia Faridia Baseer Pur Sharif (Okara)
فون 044-4771014 موبائل 0300-4321088
فون 044-4772214 فیکس 044-4000313

حمد باری تعالیٰ

دیکھ کے تیری قدرت ہر اک ڈھنگ دکھائی دیتا ہے
دنیا کی ہر شے میں تیرا رنگ دکھائی دیتا ہے

اول بھی تو آخر بھی تو ظاہر بھی باطن بھی تو
ہے بے رنگ مگر سب تیرا رنگ دکھائی دیتا ہے

تجھ کو خالق مان کے بھی جو تیری یاد سے غافل ہیں
مجھ کو ان بے نور دلوں پر زنگ دکھائی دیتا ہے

ہر وہ دل تیرا مسکن ہے جو تجھ کو محسوس کرے
جو احساس سے خالی ہو وہ سنگ دکھائی دیتا ہے

بیگانے تو بیگانے ہیں مولا ان پر دوش نہیں
اب اپنوں سے اپنا کرتا جنگ دکھائی دیتا ہے

یا رب تو نے اتنا مینہ برسایا اپنی رحمت کا

اب تو ساجد کا دامن بھی تنگ دکھائی دیتا ہے

☆......☆......☆......☆

قطعہ

خود ہی شاہد ہے تو خود ہی مشہود ہے تو ہی معبود ہے

ہر جگہ اپنے جلووں میں موجود ہے تو ہی معبود ہے

کرتا ہے ہر گھڑی تیری حمد و ثناء ساجدِ بے نوا

ساجدِ بے نوا کا تو مسجود ہے تو ہی معبود ہے

☆......☆......☆......☆

نعت رسول مقبول ﷺ

پڑھتا ہوں نعت جب میں رسالت مآب ﷺ کی
میرے لبوں سے آتی ہے خوشبو گلاب کی

کرتا ہوں پیش انؐ کو درودوں کی ڈالیاں
ہوتی ہے مجھ کو جب بھی ضرورت ثواب کی

پڑھ پڑھ کے انؐ کی نعت سجا لیتا ہوں بہشت
دھمکی مجھے نہ دے کوئی واعظ عذاب کی

ہر ایک کی زبان ہے صلی علیٰ سے تر
ستلج کی موج ہو کہ روانی چناب کی

تربت میں آئیں گے مرے سرکار ﷺ اس گھڑی
جس وقت باری ہوگی سوال و جواب کی

ساجد نبی ﷺ کی نعت سنا دوں گا حشر میں
جب بات کی فرشتوں نے میرے حساب کی

☆......☆......☆......☆

قطعہ

لب پہ نعتِ رسولؐ ہوتی ہے
بات میری بھی پھول ہوتی ہے
جب بھی ساجد میں نعت کہتا ہوں
دادِ رحمت وصول ہوتی ہے

☆......☆......☆......☆

مرحبا کاظمی رحمتہ اللہ علیہ

رہنما و امامِ زمن کاظمیؒ مرحبا کاظمیؒ
آفتابِ کرم کی کرن کاظمیؒ مرحبا کاظمیؒ

آپؒ کی ذات سرمایۂ زندگی تازہ ہے آج بھی
آپؒ ہیں پیکرِ علم و فن کاظمیؒ مرحبا کاظمیؒ

آپؒ ہیں گلِ گلستانِ آلِ نبی ﷺ فاطمہؓ و علیؓ
آپؒ کی ذات جانِ چمن کاظمیؒ مرحبا کاظمیؒ

آپؒ ہیں وقت کے زُبدۃُ الاصفیا سیّد الاتقیاء
رات دن بندگی میں مگن کاظمیؒ مرحبا کاظمیؒ

علم و عرفان کے پیکرِ بے بدل تھے سراپا عمل
اسوۂ مصطفٰے ﷺ تھا چلن کاظمیؒ مرحبا کاظمیؒ

آپؒ ہیں منبعِ لطف و جود و عطا اہلِ صدق و صفا
فیض سے بہرہ ور مرد و زن کاظمیؒ مرحبا کاظمیؒ

یاد رکھے گی تاریخ ملتان کی علم و عرفان کی
شہرِ ملتاں میں تیری پھبن کاظمیؒ مرحبا کاظمیؒ

آپؒ کے دم سے ملتان ملتان ہے کتنا ذی شان ہے
ناز کرتے ہیں اہلِ وطن کاظمیؒ مرحبا کاظمیؒ

آپؒ کے در پہ آیا ہے بن کے گدا ساجدِ بے نوا
نذر کرنے متاعِ سخن کاظمیؒ مرحبا کاظمیؒ

(ماہنامہ السعید ملتان 2006)

جس پر کرم ہوا ہو سرکار کاظمیؒ کا

جس پر کرم ہوا ہو سرکار کاظمیؒ کا
بن جائے وہ نہ کیونکر شاہکار کاظمیؒ کا

ہیں علم و معرفت میں اس دور کے غزالی
دنیا میں اس قدر ہے پرچار کاظمیؒ کا

دیکھا ہے اس نے گویا رخِ مصطفےٰ ﷺ کا جلوہ
جس نے بھی کر لیا ہے دیدار کاظمیؒ کا

سرکار ﷺ کے کرم کی خیرات بٹ رہی ہے
ہے رحمتوں کا مرکز دربار کاظمیؒ کا

رکھے خدا سلامت سب پھول کلیاں غنچے
ہر دم رہے مہکتا گلزار کاظمیؒ کا

علم و عمل کے پیکر نورِ نگاہِ حیدرؓ
بجتا ہے آج ڈنکا چودھار کاظمیؒ کا

فضلِ خدا سے ہو گی اس کی مراد پوری
آئے گا عرس میں جو حبدار کاظمیؒ کا

جب بھی میں آکے ساجد چوکھٹ کو چومتا ہوں
ہوتا ہے لطف مجھ پر ہر بار کاظمیؒ کا

(ماہنامہ السعید ملتان 1997)

☆......☆......☆......☆

''پائے سبھی انعام غزالی زماںؒ نے''

عرفانِ الٰہی ہو کہ اعزازِ ولایت
پائے سبھی انعام غزالیٔ زماںؒ نے

دانائی و حکمت کے لٹائے ہیں خزانے
سب فیض کیے عام غزالیٔ زماںؒ نے

ہر ایک سعیدی ہے اسی فیض کا طالب
بانٹا ہے جو ہر گام غزالیٔ زماں نے

مئے حُبِّ نبیؐ کے جو طلب گار تھے ان کو
بھر بھر کے دیے جام غزالیٔ زماںؒ نے

یہ سچ ہے کہ جب رہ سے بھٹکنے لگا ساجد
بس اس کو لیا تھام غزالیٔ زماںؒ نے

(ماہنامہ السعید ملتان 1999)

فیض کا اک سلسلہ ہے کاظمی سرکارؒ کا

سولہواں(۱۶) عرس آ گیا ہے کاظمیؒ سرکار کا
فیض کا اک سلسلہ ہے کاظمیؒ سرکار کا
جو سوالی بن گیا ہے کاظمیؒ سرکار کا
فیض اس نے پا لیا ہے کاظمیؒ سر کار کا
میکدے میں معرفت کی مئے یونہی بٹتی رہے
تا قیامت فیض کا یہ سلسلہ جاری رہے

کاظمیؒ سرکار کے مظہر ہیں اول جانشیں
عظمتِ سجاد ہے ہم سب کے دل میں جا گزیں
وعظ ہے حامد میاں کا دل پذیر و دلنشیں
عالم و فاضل ہیں ارشد مفتیء دینِ متیں
صاحبِ اِرشاد ہیں راشد میاں طاہر میاں
منفرد ہے دہر میں مرشد مرے کا خانداں

آپ کے شہزادگاں ہیں آپ جیسے ہو بہو
ان کے علم و معرفت کے تذکرے ہیں چار سو
پھول جھڑتے ہیں لبوں سے جب ہوں محوِ گفتگو
ان کے دل میں ہے رضائے مصطفےٰ ﷺ کی جستجو

پیکرِ علم و عمل ذی مرتبہ ذی شان ہیں
کاظمیؒ مسند کے وارث شوکتِ ملتان ہیں

سب بزرگوں نے کہا جنت نشاں ملتان ہے
کیف و مستی اور خوشیوں کا جہاں ملتان ہے
میرا دل ملتان میرا جسم و جاں ملتان ہے
میرے مرشد کاظمیؒ کا آستاں ملتان ہے
باعثِ تسکینِ جاں ہے آستانِ کاظمیؒ
رفعتوں کا آسماں ہے آستانِ کاظمیؒ

اہلسنت کی سلامت برتری ہے آپؒ سے
جہل کے ظلمت کدے میں روشنی ہے آپؒ سے
ہم سعیدی ہیں ہماری لو لگی ہے آپؒ سے
بے ہنر ساجد امیں کی شاعری ہے آپؒ سے
آپؒ سے سب کچھ ملے گا ہے مجھے کامل یقیں
آپؒ کے دربار سے خالی گیا کوئی نہیں

ماہنامہ السعید ملتان 2001

☆......☆......☆......☆

اے کاظمیؒ سید تری عظمت کو سلامی

اے کاظمیؒ سید تری عظمت کو سلامی
یکساں ہے سبھی پر تری شفقت کو سلامی

گلِ گلشنِ زہراؑ کا ہے اولادِ علیؓ ہے
دیتے ہیں ولی تیری ولائت کو سلامی

مرشد ہے طریقت کا شریعت کا تو رہبر
صورت کو سلامی تری سیرت کو سلامی

تو رازیٔ دوراںؒ تو زمانے کا غزالی
اعلیٰ ہے تری شان فضیلت کو سلامی

قرآن و احادیث کے سمجھائے مفاہیم
اس حسنِ بلاغت کو فصاحت کو سلامی

اس خطہ کی رونق میں کیا تو نے اضافہ
امروہہ سے ملتاں میں سکونت کو سلامی

دربار سے تیرے کوئی لوٹا نہیں خالی
جاری ہے سدا تیری سخاوت کو سلامی

مظہر میں تری شان کا اظہار ہوا ہے
ہر عرس پہ کرتے ہیں صدارت کو سلامی

اخلاق ترے چاند ستاروں سے منور
ہر اوج نے دی ہے تری رفعت کو سلامی

نسبت سے ہوئے تیری بلند ان کے مراتب
ہر ایک سعیدی کی سعادت کو سلامی

ہوں حضرتِ سجاد یا حامد ہوں کہ راشد
سب میں ہے تری سیرت و صورت کو سلامی

ارشدؔ بھی تری علمی وراثت کے امیں ہیں
کرتا ہوں میں طاہرؔ کی طہارت کو سلامی

سرکارِ دو عالم ﷺ کی ہے سنت ترا معمول
تقویٰ کو ترے زہد و عبادت کو سلامی

زائر ترے دربار میں آتے ہیں صبح و شام
آباد ہے گلزارِ محبت کو سلامی

ہر عرس پہ ہوتا ہے عطا فیض کا لنگر
فیضانِ کرم نظرِ عنایت کو سلامی

ساجدؔ بھی ترے در کے غلاموں میں ہے شامل
دیتا ہے زمانہ اسی نسبت کو سلامی

☆......☆......☆......☆

کتنا بلند مقام ہے احمد سعیدؒ کا

ہر دل میں احترام ہے احمد سعیدؒ کا
کتنا بلند مقام ہے احمد سعیدؒ کا

ایمان پورا ہوتا ہے عشقِ رسول ﷺ سے
کتنا حسیں پیام ہے احمد سعیدؒ کا

عرفان و آگہی کا سمندر ہے جوش میں
ہر سمت فیض عام ہے احمد سعیدؒ کا

زندہ ہیں ہر ولی کی طرح دیکھ لیجئے
ملتان میں قیام ہے احمد سعیدؒ کا

باقی انہی کے دم سے ہے مسلک کی آبرو
احمد رضاؒ امام ہے احمد سعیدؒ کا

اس عرس پندھرویں پہ بڑی دھوم دھام ہے
خوش باش ہر غلام ہے احمد سعیدؒ کا

رحمت برس رہی ہے دیارِ سعیدؒ پر
فیضان صبح شام ہے احمد سعیدؒ کا

ساجد بچا ہوا ہے حوادث کے خوف سے
لب پہ جو اس کے نام ہے احمد سعیدؒ کا

☆......☆......☆......☆

میرے مرشد سیدی احمد سعید کاظمیؒ

میرے مرشد سیدی احمد سعیدؒ کاظمیؒ
قطبِ دوراں مرشدی احمد سعیدؒ کاظمیؒ

کر دیے عشقِ نبی ﷺ سے دل منور آپؒ نے
آپ کی شہرت ہوئی احمد سعیدؒ کاظمیؒ

فیض کا دریا رواں ہے جھولیاں بھر دیجیے
عید کی ہے یہ گھڑی احمد سعیدؒ کاظمیؒ

مشکلوں میں ڈگمگایا ہر گھڑی ہر آن میں
آپؒ نے کی رہبری احمد سعید کاظمیؒ

مرکزِ انوار ہے واہ کیا تیرا دربار ہے
آگہی سب کو ملی احمد سعید کاظمیؒ

جام نظروں سے پلائے علم کے عرفان کے
ہے ابھی بھی تشنگی احمد سعیدِ کاظمیؒ

رازیٔ دوراںؒ غزالیٔ زمانہ آپؒ ہیں
اے ولی ابنِ ولی احمد سعیدِ کاظمیؒ

قبرِ مومن باغِ جنت ہے یہ فرمانِ نبی ﷺ
خلد ہے تیری گلی احمد سعیدِ کاظمیؒ

دامنِ امید سب کا بھر دیا ہے فیض سے
ہے سخی ابنِ سخی احمد سعیدِ کاظمیؒ

عید گاہ میں عید کا منظر سہانا دیکھئے
آپؒ ہی سے ہے خوشی احمد سعیدِ کاظمیؒ

مرشدِ کامل بھی ٹھہرے اہلسنت کے امام
سنیت کی برتری احمد سعیدِ کاظمیؒ

جو سوالی آپؒ کے دربار میں ہے آگیا
اسکی بگڑی بن گئی احمد سعیدِ کاظمیؒ

حشر میں کام آئے گی نسبت یقیناً آپ کی
لاج رکھنا لازمی احمد سعیدِ کاظمیؒ

ہے کرامت زندہ و جاوید انوار العلوم
علم کی ہیں روشنی احمد سعیدِ کاظمیؒ

منقبت لایا ہوں ساجدؔ آج عرسِ پاک میں
میری بھی ہے حاضری احمد سعیدِ کاظمیؒ

(ماہنامہ السعید 2004)

☆......☆......☆......☆

آباد ھے میخانہ ترا رازی ء دوراںؒ

آباد ہے میخانہ ترا رازیء دوراںؒ
خالی نہیں پیمانہ ترا رازیء دوراںؒ

خوشبو ترے اخلاق کی جس شخص نے پائی
وہ ہو گیا دیوانہ ترا رازیء دوراں

گھبراتا نہیں گردشِ دوراں سے سعیدی
بے خوف ہے مستانہ ترا رازی دوراںؒ

وہ شمع ولائت میں رہا زندہ سلامت
جلتا ہے جو پروانہ ترا رازیء دوراںؒ

حامدؔ کی ادارت میں نشانی ہے رسالہ
جاری ہے وہ ماہانہ ترا رازیء دوراںؒ

امروہہ ولادت ہے تو ملتاں میں سکونت
کیا خوب ہے کاشانہ ترا رازیٔ دوراںؒ

جو مانگے گا مل جائے گا ساجد کو یقیناً
آج عرس ہے سالانہ ترا رازیٔ دوراںؒ

(ماہنامہ السعید 2000)

☆......☆......☆......☆

دیکھا ھے تیرا جو دو سخا رازیء دوراںؒ

دیکھا ہے ترا جو دو سخا رازیء دوراںؒ
بن مانگے کیا خوب عطا رازیء دوراںؒ

دیوانہ و مستانہ ہُوا رازیء دوراںؒ
نام آپ کا جس نے بھی سنا رازیء دوراںؒ

گنجینہء عرفان سراپا ہے تری ذات
منگتے ہیں ترے شاہ و گدا رازیء دوراںؒ

اَکناف میں شہرہ ہے ترے علم و عمل کا
گونجے گا ترا نام سدا رازیء دوراںؒ

مجھ کو بھی ترے دستِ کرم کا ہے سہارا
جس وقت گروں لینا بچا رازیء دوراں

امروہہ سے ملتان اکیلا تھا تو آیا
اب لاکھوں دلوں میں تو بسا رازیء دوراں

ولیوں کو بھی رہتی ہے ترے قرب کی خواہش
تو بندہ ہے مقبولِ خدا رازیء دوراں

حامد بھی ترے حسنِ تکلم کے امیں ہیں
لگتی ہے بھلی تیری ادا رازیء دوراں

آیا ہوں یہ اُمید لیے آپ کے در پہ
ہو جائے کرم بہرِ خدا رازیء دوراں

نسلوں میں بھی ساجد کی سعیدی رہے نسبت
ہر وقت یہ لب پہ ہے دعا رازیء دوراں

☆......☆......☆......☆

تمھی ہو رازیء دوراں غزالی ء زماں تم ہو

تمھی ہو رازیء دوراں غزالیء زماں تم ہو
رواں ہے کاروانِ علم میرِ کارواں تم ہو

تُمہارے آستانے پر سماں ہے ایک میلے کا
پریشاں غمزدہ بے آسرا پر مہرباں تم ہو

خدا نے آپ کو علمِ لدُنّی سے نوازا ہے
خلیلِ کاظمی کی عظمتوں کے پاسباں تم ہو

حقیقت ہے کہ شہرِ عشق و مستی شہرِ ملتاں ہے
اسی شہرِ محبت کے امیرِ عاشقاں تم ہو

تمہارے خُلق کے صدیوں زمانہ گیت گائے گا
تکلم جس پہ نازاں ہے وہی شیریں زباں تم ہو

عقیدت مند اہلِ علم ہیں، اہلِ بصیرت ہیں
سبھی کہتے ہیں ہم پہ شفقتوں کا سائباں تم ہو

امامِ اہلسنت ہو ولایت آپ کا اعجاز
نگاہِ اہلِ دل میں رفعتوں کا آسماں تم ہو

بجھاتے ہیں جہاں سے تشنگانِ علم پیاس اپنی
کمالِ علم و حکمت کا وہ بحرِ بے کراں تم ہو

امامِ موسیٰ کاظم کے گلشن پر بہاریں ہیں
پھلا پھولا رہے یہ باغ اس کے باغباں تم ہو

ہمارے قافلوں کی منزلیں سوئے مدینہ ہیں
ہماری منزلِ مقصود کا روشن نشاں تم ہو

تمہاری گفتگو مملو رموزِ آگہی سے ہے
تمہیں تو مصدرِ عرفان ہو حسنِ بیاں تم ہو

تمہاری سیرت و عظمت بیاں ہو لفظوں میں کیسے
خدائے لم یزل کی معرفت کے راز داں تم ہو

تمہارے فیض نے میری محبت کو کیا پختہ
عقیدت کو ملا جس سے سرورِ جاوداں تم ہو

چراغِ علم و عرفاں جل رہا ہے جس طرف دیکھو!
اِسی نورِ ہدایت کے حقیقی ترجماں تم ہو

نگاہِ لطف سے اُن کی لکھی ہے منقبت ورنہ
کہاں وہ رازیؔ دوراں بھلا ساجد کہاں تم ہو

☆......☆......☆......☆

تو رازیٔ دوراں تو زمانے کا غزالی

تو رازیٔ دوراں تو زمانے کا غزالی
دربار سے تیرے کوئی لوٹا نہیں خالی

جس وقت بھی امید لیے آیا ہوں در پر
بن مانگے مری جھولی میں خیرات ہے ڈالی

سب آپ کے اخلاق کے گرویدہ ہوئے ہیں
بے مثل کمال آپ کی ہے فطرت عالی

فیضانِ کرم آپ کا دیکھا ہے ہمیشہ
سائل کی کوئی بات نہیں آپ نے ٹالی

ہر سمت نظر آتی ہیں جو علم کی کرنیں
ملتان میں انوار کی وہ شمع جلا لی

الفاظ میں اوصاف ترے کیسے بیاں ہوں
اک ایک ادا سنتِ سرکار میں ڈھالی

روشن تھی جبیں آلِ محمد کے لہو سے
آنکھوں میں دکھاتا تھا چمک عشقِ بلالی

جچتی نہ تھی نظروں میں کوئی چیز جہاں کی
لو آپ نے سرکار سے اس طرح لگائی

کیا رازیء دوراں کے تکلم کا بیاں ہو
دریائے فصاحت نے تھی خود موج اچھالی

نسبت کو مری دیکھ کے کہتا ہے زمانہ
ساجد ہے درِ رازیء دوراں کا سوالی

☆......☆......☆......☆

معرفت کے مہرِ تاباں سید احمد سعید

معرفت کے مہرِ تاباں سیدِ احمد سعید
تاجدارِ علم و عرفاں سیدِ احمد سعید

ماہتابِ فکر و دانش علم و حکمت کے چراغ
مخزنِ ایمان و ایقاں سیدِ احمد سعید

ڈھونڈ لائے اس میں گوہر قلزمِ اسرار کے
لکھ گئے جو شرحِ قرآں سیدِ احمد سعید

خیر و برکت کے امیں اس میں ذرا بھی شک نہیں
بالیقیں ہیں قطبِ دوراں سیدِ احمد سعید

آپ کی خدمات پر اہلِ وطن کو ناز ہے
آبروئے شہرِ ملتاں سیدِ احمد سعید

منصب شمس المحدثین پر فائز ہوئے
ہیں مفسریں کے سلطاں سیدِ احمد سعید

آپ کا دریوزہ گر ساجد بھلا جائے کہاں
دیجئے بھر اس کا داماں سیدِ احمد سعید

☆......☆......☆......☆

فکرِ رازی کے امیں

آپ حاملِ علم کی معراج کے ہیں بالیقیں
شارحِ علمِ غزالی فکرِ رازی کے امیں

آپ کی ذاتِ گرامی مرکزِ عرفان ہے
مانتے ہیں اہلِ دانش اس پہ شک ہرگز نہیں

اولیا کا شہر ہے کیا شان ہے کیا حسن ہے
جنت الفردوس کا حصہ ہے ملتاں کی زمیں

حیدرؓ و زہراؓ و کاظمؒ کا گھرانہ آپ کا
آپ کے رخ میں رخِ شبیر و زین العابدیں

آپ کے شہزادگاں دینِ نبی کے پاسباں
آپ کی اک اک ادا میں لگتے ہیں بے حد حسیں

آپ ہیں میرا بھرم مجھ پر کرم ہے آپ کا
آپ کا در چھوڑ کر جانا نہیں مجھ کو کہیں

رازیء دوراں کی نسبت دی مجھے اللہ نے
ہے کرم مجھ پر بفیض رحمت اللعالمیں

آپ کی ہستی کے مظہر گوہرِ نایاب ہیں
حضرتِ مظہر ہیں بے شک کامل اکمل جانشیں

یہ سعادت فخر کا باعث ہے اس کے واسطے
بارگاہِ کاظمی کا ہے گدا ساجد امیں

☆......☆......☆......☆

ماھتاب علم و حکمت کاظمی سرکار ھیں

ماہتابِ علم و حکمت کاظمی سرکار ہیں
منبعِ شانِ ولایت کاظمی سرکار ہیں

ہر گھڑی ہے سائباں جن کی دعائے مہرباں
سربسر شفقت ہی شفقت کاظمی سرکار ہیں

کیا حسیں ملتان ہے کیا خوب اس کی شان ہے
جلوہ فرما اس میں حضرت کاظمی سرکار ہیں

ہر ادا جن کی حسیں وہ ہیں شریعت کے امیں
منفرد پیرِ طریقت کاظمی سرکار ہیں

اپنے تو اپنے یہاں بیگانے بھی ہیں معترف
نازشِ اہلِ بصیرت کاظمی سرکار ہیں

کہتا ہوں میں بالیقیں اس میں ذرا بھی شک نہیں
مرکزِ رشد و ہدایت کاظمی سرکار ہیں

مسلکِ احمد رضا کے ترجمان ہیں بے گماں
پاسبانِ اہلسنت کاظمی سرکار ہیں

مجھ کو تو ساجد امیں اس در سے ہے سب کچھ ملا
میرے تو آقائے نعمت کاظمی سرکار ہیں

☆......☆......☆......☆

فیض کا دریا رواں ہے کاظمی سرکار کا

فیض کا دریا رواں ہے کاظمی سرکار کا
آستاں جائے اماں ہے کاظمی سرکار کا

آسماں سے نور کی برسات ہے کیا بات ہے
روضہ رشکِ کہکشاں ہے کاظمی سرکار کا

لاڈلا زہرا و حیدر کا ہے کاظم کا جگر
کتنا اعلیٰ خانداں ہے۔ کاظمی سرکار کا

سنتِ نبوی کی مظہر ان کی ہے ہر اک ادا
ہر عمل حق کی اذاں ہے کاظمی سرکار کا

آسمانِ علم کا ماہتاب انوار العلوم
تا ابد قائم نشاں ہے کاظمی سرکار کا

آپ کی تبلیغ پر اپنے پرائے ہیں فدا
کیا حسیں حسنِ بیاں ہے کاظمی سرکار کا

آپ کی عظمت کے گن گاتے ہیں ان الفاظ میں
فیض سے پُر آستاں ہے کاظمی سرکار کا

ہو نہیں سکتا میں خائف چلچلاتی دھوپ سے
میرے سر پہ سائباں ہے کاظمی سرکار کا

آنے والو عرس میں مانگو! ملے گا بالیقیں
فیض سے پُر آستاں ہے کاظمی سرکار کا

مظہر و سجاد و حامد ارشد و راشد سعید
ہر پسر ہی مہرباں ہے کاظمی سرکار کا

قادری و صابری چشتی سلاسِل کا ہے فیض
کیسا بحرِ بے کراں ہے کاظمی سرکار کا

منقبت ساجد امیں لایا ہے عرسِ پاک میں
یہ گدا بھی مدح خواں ہے کاظمی سرکار کا

☆......☆......☆......☆

ہم پر تری نسبت کا کرم ایسا ہوا ہے

ہم پر تری نسبت کا کرم ایسا ہوا ہے
ہر گام پہ گرتوں کو سدا تھام لیا ہے

کانوں میں ترا حسنِ بیاں گونج رہا ہے
ملتان کا ہر ذرہ ترا نغمہ سرا ہے

امروہہ سے ملتان میں ۔ بھیجا گیا تجھ کو
یہ راز تھا جو بعد میں دنیا پہ کھلا ہے

کیا کہنے ہیں مرشد ترے فیضانِ نظر کے
دامانِ طلب بھر کے عطا اور کیا ہے

تو رازیء دوراں تو زمانے کا غزالی
چرچا ترے اوصاف کا ہر سمت ہوا ہے

چپ چاپ کھڑا دیکھا ہے شاہانِ جہاں کو
کس شان کا دربار کریمانہ ترا ہے

پہنچا ہوں کہاں سے میں کہاں تیرے کرم سے
اعزاز ترے در کی گدائی سے ملا ہے

ولیوں کے مزار اس میں مرے شیخ کا گھر بھی
کیا وادیء ملتان کی پر کیف فضا ہے

اب گردشِ دوراں کی تپش کا نہیں خطرہ
سائے کی طرح تیرا کرم پھیل گیا ہے

اک نور کی برسات نظر آتی ہے ہم کو
در پر ترے انوارِ الٰہی کی گھٹا ہے

ہر غنچہ ترے حسن تخیل سے ہے مہکا
ہر پھول کی رنگت میں ترا رنگِ ادا ہے

بھر جائیں گے دامانِ تہی مانگ کے دیکھو!
الطاف و عنایات کا اک جشن بپا ہے

الفاظ کے پھولوں سے سجائی تری مدحت
سرمایہ مرے فن کا فقط تیری عطا ہے

اس شان کریمی کا سزا وار نہ تھا میں
سب کچھ مجھے لجپال نے بن مانگے دیا ہے

اے رازی دوراں تیری چوکھٹ کی قسم ہے
ساجد کے دل و جاں پہ ترا نام لکھا ہے

☆......☆......☆......☆

قبلہ گاہی مخدومی و آقائی مرشدِ مکرم و ذی محتشم

جانشینِ امامِ اہلسنت مظہرِ غزالیء زمان حضرتِ علامہ پروفیسر صاحبزاد

سید مظہر سعید کاظمی شاہ صاحب مدظلہ کی خدمتِ اقدس میں ہدیۂ عقیدت

جانشینِ رازیء دوراں ہیں مرے پیشوا
حضرتِ مظہر سعیدِ کاظمی صد مرحبا

آپ کے حسنِ عمل پر ہوں فدا سو بار میں
ہوں بیاں کیسے کرم الطاف اور جو دو سخا

آپ کے ہر رنگ میں ہیں جلوہ گر احمد سعید
فیض ان کا بانٹتے ہیں ہم غلاموں میں سدا

اہلسنت کا تعارف آپ کی ذاتِ جمیل
رازیء دوراں سے ہے یہ آپ کو منصب ملا

آپ میں اسلاف کی ہے سادگی و انکسار
آپ میں اپنے بڑوں کی خوبیاں جلوہ نما

قبلہ گاہی مہتمم ہیں آپ انوار العلوم
ہیں امیرِ اہلسنت مقتدا و رہنما

آپ کا دریوزہ گر ہے بے نوا ساجد امین
زیرِ دامانِ کرم اس کو جگہ کیجئے عطا

☆......☆......☆......☆

جس وقت لیا نام غزالیء زماں رحمتہ اللہ علیہ کا

جس وقت لیا نام غزالیء زماںؒ کا
ہونے لگا انعام غزالیء زماںؒ کا

سرشار وہ خوش بخت ہوا عشقِ نبیؐ سے
جس نے بھی پیا جام غزالیء زماں کا

دربارِ گہر بار میں فیضان کا دریا
جاری ہے سحر شام غزالیء زماں کا

قرآن و احادیث کی تعلیم ہے جاری
رک سکتا نہیں کام غزالیء زماں کا

اب خوف حوادث کا بھلا کیسے ستائے
دامن جو لیا تھام غزالیء زماں کا

میں ان کا کرم ان کی عطا کیسے بھلاؤں
فیضان ہے ہر گام غزالیء زماں کا

ہر دل میں عقیدت ہے کہ نسبت ہو سعیدی
شہرہ جو ہوا عام غزالیء زماں کا

ساجد یہ تعلق ہے مرے فخر کا باعث
ہوں بندہء بے دام غزالیء زماں کا

(ماہنامہ السعید 2005)

☆......☆......☆......☆

موسیٰ کاظم کے ہیں آپ لختِ جگر

فیض کا چشمہ ہے راحتِ قلب و جاں آپ کا آستاں سیدِ کاظمی
دردمندوں پہ کی ہے نگاہِ کرم آپ ہیں مہرباں سیدِ کاظمی

دلنشیں خوبصورت ہے بات آپ کی، پیکرِ حسنِ اخلاق ذات آپ کی
زہد و تقویٰ عباداتِ شام و سحر آپ کے ہیں نشاں سیدِ کاظمی

آپ کے در پہ جس وقت حاضر ہوئے، آنکھیں روشن ہوئیں دل منور ہوئے
مسندِ عشق و مستی کے ہیں پاسباں آپ روحِ رواں سیدِ کاظمی

آپ کا سنگِ در بھی سلامت رہے، یہ سلامت رہے با کرامت رہے
آستانِ کرم پہ جو فیض آپ کا ہر گھڑی ہے رواں سیدِ کاظمی

کیا حسیں آپ کا شہر ملتان ہے، آپ کی اولیا میں بڑی شان ہے
آپ کی پارسائی کے ہیں معترف ہر زماں انس و جاں سیدِ کاظمی

آپ کے علم کا رتبہ عالی بہت، آپ پر خوش ہے روحِ غزالی بہت
آپ نے پائی ہے خوش خصالی بہت آپ شیریں بیاں سیدِ کاظمی

آپ بنت نبی کے ہیں نورِ نظر، موسیٰ کاظم کے ہیں آپ لختِ جگر
آپ اہلِ طریقت کے ہیں پیشوا رہنما بے گماں سیدِ کاظمی

آسرا بے نوا کا ہے در آپ کا، بحرِ جود و سخا ہے نگر آپ کا
آپ کے آستانِ کرم پہ سدا فیض پائے جہاں سیدِ کاظمی

واسطہ جس قدر مشکلوں سے پڑا، آ گیا وقت جتنا بھی مجھ پہ کڑا
آپ کے دامنِ لطف میں ہر گھڑی میں نے پائی اماں سیدِ کاظمی

آپ کے در سے روشن ہے اس کی جبیں، آتا جاتا رہے اس پہ ساجد امیں
آپ کی چشمِ الفت کی کیا بات ہے آپ سا در کہاں سیدِ کاظمی

(ماہنامہ السعید 2012)

13 مارچ 2013 کو غزالیٔ زماں رازیٔ دوراں حضرتِ علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمیؒ صاحب کے صد سالہ جشنِ ولادت بمقام شاہی عید گاہ ملتان کے موقع پر یہ کلام پیش کیا گیا

صد سالہ جشن جاری اک کیف سا ہے طاری

مجھ کو ملی ہے نسبت سرکار کاظمی کی
یہ خاص ہے عنایت سرکار کاظمی کی

جس دل میں ہے عقیدت سرکار کاظمی کی
ہوتی ہے اس پہ شفقت سرکار کاظمی کی

سو سال پہلے وہ دن کیا خوش نصیب دن تھا
جس دن ہوئی ولادت سرکار کاظمی کی

صد سالہ جشن جاری اک کیف سا ہے طاری
میں لکھ رہا ہوں مدحت سرکار کاظمی کی

گلزارِ فاطمہؓ سے ان کا نسب چلا ہے
ہے پُر بہار عظمت سرکار کاظمی کی

ہیں وقت کے غزالی ہیں رازیءِ زمانہ
ہوتی رہے گی عزت سرکار کاظمی کی

مظہر سعید ہوں یا سجاد کاظمی ہوں
ہے نقش ان میں صورت سرکار کاظمی کی

حامد سعید و راشد ارشد سعید طاہر
سب میں عیاں ہے سیرت سرکار کاظمی کی

فیضان ہے خلیل و مختار سرکار کاظمی کا
یہ شان یہ فضیلت سرکار کاظمی کی

ہر سمت فیض پھیلا ہر سو ہوئے اجالے
جاری رہی ہدایت سرکار کاظمی کی

ذہنوں کو جگمگاتی کرتی اثر دلوں پر
بے مثل ہے فصاحت سرکار کاظمی کی

دامن سے جو بھی لپٹا صاحب کمال ٹھہرا
ہر اک پہ تھی لطافت سرکار کاظمی کی

علم و عمل کے پیکر بھٹکے ہوؤں کے رہبر
چاروں طرف ہے شہرت سرکار کاظمی کی

گہوارہ علم کا ہے یہ خطہ ان کے دم سے
ہے ساری خیرو برکت سرکار کاظمی کی

شاہ و گدا کھڑے ہیں چوکھٹ پہ دست بستہ
جاری ہے کیا سخاوت سرکار کاظمی کی

ہے عید گاہ نمایاں در قلب شہر ملتاں
پر فیض اس میں تربت سرکار کاظمی کی

اس کے سوا نہیں کچھ ساجد امین دل میں
ہے موجزن محبت سرکار کاظمی کی

☆......☆......☆......☆

واہ امام اہلسنت اے غزالی زماں

کاظمی سرکار ہیں عشقِ نبی کی کہکشاں
اللہ اللہ ان کی عظمت کس طرح سے ہو بیاں

اہلِ دانش دیکھتے ہیں مثلِ شمع ضو فشاں
رازیء دوراں کو اہلِ معرفت کے درمیاں

غمزدوں کو ملتا ہے آ کے یہاں امن و اماں
آپ کا ہے عید گاہ میں روضہ جنت کا نشاں

جن کے اسمائے گرامی خلد میں لکھے ہوئے
کاظمی صاحب کا ہے اعلیٰ و ارفع خانداں

حامد و سجاد و راشد، ارشد و طاہر سعید
آپ کی سیرت کے مظہر آپ کے شہزادگاں

تشنگانِ علم و دانش کی مٹا دی تشنگی
واہ امام اہلسنت اے غزالیء زماں

جب بھی جا پہنچا ہوں میرے غم خوشی میں ڈھل گئے
بارگاہِ کاظمی ہے باعثِ تسکینِ جاں

ہو رہا ہے اس کی خوشبو سے زمانہ فیض یاب
موسیٰؑ کاظم کا ہے مہکا ہوا یہ گلستاں

میرے مرشد میرے رہبر اک نگاہِ لطف ہو
خوش نصیبی ہے کہ پایا آپ جیسا مہرباں

روشنی ان کے تصور سے مری آنکھوں میں ہے
محو ہیں یادِ غزالیٔ زماں میں قلب و جاں

ہر طرف ہے شادمانی ہر طرف کیف و سرور
عرس کے پر کیف لمحوں نے عجب باندھا سماں

آپ کی چوکھٹ پہ حاضر ہو گیا ساجد امیں
ہیں کھڑے آکر جہاں پر صاحبانِ سالکاں

(امامِ اہلسنت نمبر ماہنامہ السعید 2013ء)

تو رازیٔ دوراں تو غزالیٔ زمانہ

لجپال غزالیٔ زماں لاج نبھاتا
اب آپ کا در چھوڑ کے میں نے نہیں جاتا

اے رازیٔ دوراں تیرا فیضان ہے جاری
چوکھٹ کو تری چومنے آتا ہے زمانہ

ولیوں سے عطا تجھ کو یہ القاب ہوئے ہیں
تو رازیٔ دوراں تو غزالیٔ زمانہ

الجھی ہوئی ہر بات جو سلجھی ہے یہاں پر
تیرے لیے آساں ہے مری بگڑی بنانا

اولاد علی آلِ نبی ہونے کا اعزاز
رکھتا ہے مرے مرشدِ والا کا گھرانہ

نسبت ہے سعیدی مری پہچان جہاں میں
اے کاظمی سرکار میں ہوں تیرا دیوانہ

لطف آئے گا جب کاظمی سرکار کہیں گے
مدحت کے لئے عرس میں ساجد کو بلانا

☆......☆......☆......☆

شاہ دیں کے پاسباں

شاہِ دیں کے پاسباں ہیں حضرتِ احمد سعید
رہبرِ عصرِ رواں ہیں حضرتِ احمد سعید

دین کی تفہیم میں فیضان کی تقسیم میں
کامیاب و کامراں ہیں حضرتِ احمد سعید

اک شعاعِ نور اس کی کہیے انوار العلوم
آفتابِ ضو فشاں ہیں حضرتِ احمد سعید

علم و دانش کی اگر ہو گفتگو تو بالیقیں
ایک بحرِ بے کراں ہیں حضرتِ احمد سعید

آپ کا علمی تبحر آپ کی فکرِ جمیل
روشنی کا اک جہاں ہیں حضرتِ احمد سعید

صلح جوئی عاشقی ہے ان کی تعلیمات میں
ضامنِ امن و اماں ہیں حضرتِ احمد سعید

آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں جن کے سارے غنچے سارے پھول
وہ مہکتا گلستاں ہیں حضرتِ احمد سعید

شارحِ دستور قرآں مانتے ہیں آپ کو
اور محدث بے گماں ہیں حضرتِ احمد سعید

زلزلہ باطل کے ایوانوں میں طاری کر دیا
دہر میں حق کی اذاں ہیں حضرتِ احمد سعید

ہے کوئی ایسا بھی جو ان کا نہ ہو حلقہ بگوش
سب دلوں پر حکمراں ہیں حضرتِ احمد سعید

راستہ حق کا نہ چھوڑے گا کبھی وہ کارواں
جس کے میرِ کارواں ہیں حضرتِ احمد سعید

آستانِ کاظمی پہ دکھ سنانے جائیں گے
غمزدوں پر مہرباں ہیں حضرتِ احمد سعید

گلستانِ کاظمیت کی بہاروں کو سلام
دافعِ عہدِ خزاں ہیں حضرتِ احمد سعید

منقبت لکھتا رہوں ساجد میں اپنے شیخ کی
راحتِ روحِ رواں ہیں حضرتِ احمد سعید

(اہلسنت نمبر ماہنامہ السعید اگست 2010)

☆......☆......☆......☆

سبھی کے لب پہ تذکرہ ہے کاظمی کریم کا

غلام جو بھی بن گیا ہے کاظمی کریم کا
اسی نے فیض پا لیا ہے کاظمی کریم کا

خلیلِ کاظمی کا اس کو التفات جانیئے
جو بابِ لطف ہم پہ وا ہے کاظمی کریم کا

مہک چشتیوں کی رنگ صابری و قادری
یہ نسبتوں کا سلسلہ ہے کاظمی کریم کا

غزالیء زماں فقیہہ وقت قطب و غوث ہیں
بلند خوب مرتبہ ہے کاظمی کریم کا

مزارِ عید گاہ پہ تجلیوں کی بارشیں
کرم سبھی پہ ہو رہا ہے کاظمی کریم کا

کٹی ہے عشق مصطفیٰ میں عمر اس کا ہے ثمر
ہر اک عمل جو رہنما ہے کاظمی کریم کا

مثال زہد و پارسائی کی ہے ذات آپ کی
ہر ایک معتقد ہوا ہے کاظمی کریم کا

امامِ اہلِ عشق ہیں وقارِ علم و آگہی
سبھی کے لب پہ تذکرہ ہے کاظمی کریم کا

یہی ہے منزلِ یقین جھکی یہی مری جبیں
مجھے جو نقش پا ملا ہے کاظمی کریم کا

وفور علم کا ہوا، جلیں وفا کی مشعلیں
یہی تو فیض بے بہا ہے کاظمی کریم کا

علیؓ و فاطمہؓ ، حسنؓ ، حسینؓ ، زین العابدینؓ
یہ خاندان با صفا ہے کاظمی کریم کا

عقیدتوں کے پاسباں ہیں سارے بیٹے آپ کے
ہر اک ادا میں آئنہ ہے کاظمی کریم کا

اگر ہوں لب کشا تو پھول بات بات پر جھڑیں
عمل حسین و دلربا ہے کاظمی کریم کا

لکھی گئی ہے مجھ سے ساجد ایک اور منقبت
کرم یہ خاص ہو گیا ہے کاظمی کریم کا

☆......☆......☆......☆

جھکتی دیکھی ھے ملائک کی جبیں ملتان میں

آستانِ کاظمی خلدِ بریں ملتان میں
اس کی نسبت سے ہوئی ہر شے حسیں ملتان میں

رازیء دوراں کی چوکھٹ پر چلو اے غمزدو
کوئی دل رہتا نہیں ہرگز حزیں ملتان میں

میرے مرشد قبلہء مظہر سعیدِ کاظمی
ہیں وہ رازیء زماں کے جانشیں ملتان میں

کہتے ہیں یہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی
جھکتی دیکھی ہے ملائک کی جبیں ملتان میں

اولیا کے شہر میں انوار کی برسات ہے
غوث قطب ابدال سارے ہیں مکیں ملتان میں

کاظمی سرکار میرے جس جگہ ہیں جلوہ گر
ہے مثالِ کہکشاں وہ سر زمیں ملتان میں

بارگاہِ کاظمی میں جا کے مجھ کو یوں لگا
ہے مقامِ عید گاہ اعلیٰ تریں ملتان میں

اولیا کے فیض کی برسات جس لمحے نہ ہو
ایسا لمحہ آ کبھی سکتا نہیں ملتان میں

شہر ملتاں کی حسیں دل کشا بہاروں کو سلام
گل بداماں ہو گیا میرا یقیں ملتاں میں

کاظمی سرکار کے لطف و عنایت کے طفیل
عرس میں تو آ گیا ساجد امیں ملتان میں

(امام اہلسنت نمبر ماہنامہ السعید ستمبر 2011)

☆......☆......☆......☆

فرحتوں کی اُداس برکھا

صاحبزادہ سید حامد سعید کاظمی

درج ذیل واقعہ مارچ 1995ء امام اہلسنت نمبر میں قبلہ صاحبزادہ سید حامد سعید کاظمی شاہ صاحب نے بیان فرمایا اس کو منظوم کیا گیا ہے

علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات کے حوالے سے ابا جی قبلہ نے یہ واقعہ بیان کیا کہ لاہور میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت علامہ اقبال نے کی یہ واقعہ بھی تقریباً اسی دور کا ہے فرمایا کہ میں نے لفظ ''محمد ﷺ'' پر کلام کیا۔ جب میں نے نکات آفرینی شروع کی اور صرف سرکار کے نام سے سرکار کی شان اور مقام کے مختلف پہلو بیان کرنا شروع کیے تو علامہ اقبال پر وجد کی کیفیت معلوم ہوتی تھی۔ میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کیف مستی میں جھوم رہے ہیں۔ ابا جی قبلہ فرماتے ہیں کہ تقریر کے دوران ایک صاحب نے رقعہ بھیجا اور اس میں لکھا کہ مولانا آپ پردے کے بارے میں بھی کچھ بیان فرمائیں اور ایک نوٹ لکھا، کہ علامہ اقبال پردے کے زیادہ حامی نہیں اور عورت کے چہرے کے پردے کو ضروری خیال نہیں کرتے۔ ابا جی قبلہ فرماتے تھے کہ میں نے اس رقعے کے جواب میں کہا، فقہ میں مسئلہ ہے کہ ستر عورت پر فرض ہے یہاں پر لفظ ''عورت'' سے مراد جسم انسانی کا وہ حصہ ہے جس کا چھپانا فرض ہے۔

اس لیے مرد میں ناف سے لے کر گھٹنوں تک بدن چھپانا فرض ہے۔ اس لیے مرد کے جسم کا بھی یہ حصہ ''عورت'' کہلاتا ہے کہ اس کا چھپانا فرض ہے چنانچہ وہ لوگ جو اپنی عورت یعنی اپنی بیوی کو چھپانا یعنی اس کا پردہ ضروری خیال نہیں کرتے ان کو چاہیے کہ پہلے اپنے بدن میں سے جو حصہ عورت ہے اس کو بے پردہ کریں اور پھر اپنی بیوی کو بے حجاب کریں۔ ابا جی قبلہ کہتے ہیں کہ یہ میری گفتگو سن کر حضرت علامہ اقبال نہایت محظوظ ہوئے اور مجھے بہت داد دی اور فرمایا کہ برخوردار بڑے ہو کر نام پیدا کرو گے۔

مارچ 1995

امام اہلسنت نمبر

وہ فکر غزالی کا پیکر

امروہہ سے ملتان میں جو
اک سید زادہ آیا تھا
سر پہ تھا مرشد کا سایا
یہ زادِ سفر وہ لایا تھا
قامت میں وجاہت میں بیشک
وہ سب میں نمایاں لگتا تھا
جو ان کے تکلم کو سنتا
نورانی چہرے کو تکتا
گرویدہ ان کا ہو جاتا
کردار کا تھا وہ کوہِ گراں
وہ قول و عمل - میں تقویٰ میں
رکھتا تھا اپنا ثانی کہاں
اک دن تھا جاری ان کا بیاں
اقبال بھی تھے موجود وہاں
دلکش تھی بہت تقریر ان کی
تھا اسم محمد ﷺ ہی عنواں
انوار برسنے کی تھی گھڑی
تقریر سنی پرکیف بڑی
اقبال انہیں جو سنتے رہے
خوش ہوتے رہے سر دھنتے رہے

دل ان کا دعائیں دیتا رہا
جب ختم ہوئی تقریر ان کی
اقبال انہیں اس طرح ملے
سینے سے لگا کر یوں بولے
اے برخوردار اے نور نظر
ہیں لفظ تمہارے لعل گہر
رحمت کا ساماں تم نے کیا
تازہ میرا ایماں تم نے کیا
تم آج کے انجم درخشاں ہو
اور کل کے نیرِ تاباں ہو
تم شہرت عزت پاؤ گے
تم خوب ہی نام کماؤ گے
اک لمبا عرصہ بیت گیا
جب رنگ دعائیں لے آئیں
ہر ایک زباں پہ چاروں طرف
بس کاظمی کاظمی ہونے لگا
وہ فکرِ غزالی کا پیکر
جسے رازیٔ دوراں کہتے ہیں

(ماہنامہ السعید اگست 2010)

☆.....☆.....☆.....☆

فرحتوں کی اُداس برکھا

صاحبزادہ سید حامد سعید کاظمی

درج ذیل واقعہ مارچ 1995ء ماہنامہ السعید میں قبلہ صاحبزادہ
سید حامد سعید کاظمی شاہ صاحب نے بیان فرمایا اس کو منظوم کیا گیا ہے

میں نے ابا جی قبلہ سے بارہا ایک واقعہ سنا۔ بلکہ آپ نے اپنی تحریروں میں بھی کئی بار بیان فرمایا اور میں سمجھتا ہوں کہ ابا جی قبلہ کی زبانی اس واقعے کو ہزاروں افراد نے سنا ہوگا۔ بہرحال سینکڑوں گواہ تو اب موجود ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ "میرے بچپن میں لاہور میں حزب الاحناف کا انتہائی شاندار پانچ روزہ جلسہ ہوا کرتا تھا اس وقت حزب الاحناف جامع مسجد وزیر خان میں ہوا کرتا تھا اور یہ جلسہ بھی مسجد وزیر خان میں منعقد ہوتا تھا۔ برصغیر کے گوشے گوشے سے علماء اس میں شرکت اور خطاب کے لئے آتے تھے۔ آج کل تو جلسوں میں اتنے سامعین نہیں ہوتے جتنے اس جلسے میں علماء اور مقررین تشریف فرما ہوتے تھے اور اس جلسے میں خطاب کرنے کی سعادت بہت خوش نصیبی تصور ہوتی تھی۔ ایک دفعہ مجھے بھی اس جلسے سے خطاب کرنے کا موقع ملا۔ میں بچہ تھا۔ سولہ سترہ سال عمر ہوگی نیا نیا فارغ التحصیل ہوکر آیا تھا۔ ایسے میں خطاب کرنے اور علم کے جوہر دکھانے

کا شوق بھی بہت ہوتا ہے تو بڑے اور اکابر علماء سے پہلے بعض اوقات طلباء کو تقریر کرنے کا موقع حوصلہ افزائی کی نیت سے دیا جاتا ہے اس طرح مجھے بھی موقع مل گیا میں نے حضور ﷺ کی شان بیان کی اور کہا کہ دنیا میں کوئی خوبی کوئی حسن، کوئی اچھائی ایسی نہیں جو میرے آقا ﷺ میں بدرجہ اتم نہ پائی جاتی ہو۔ روئے زمین پر کوئی شخص ایسا نہیں ہے جسے کسی خوبی اور صفت میں سرکار پر فوقیت ہو۔ نہ سرکار ﷺ سے بڑھ کر کوئی عالم ہوسکتا ہے، نہ باحیا ہوسکتا ہے، نہ شجیع اور بہادر ہوسکتا ہے نہ حلیم وکریم ہوسکتا ہے۔ میں تقریر کر رہا تھا یہ ۲۹ یا ۳۰ کی بات ہے۔ اس وقت سارا ہندوستان تھا اور پاکستان معرض وجود میں نہ آیا تھا، جلسہ گاہ کے ساتھ ہندو سکھ بھی رہتے تھے تو میری تقریر کے دوران ایک پرچی آئی۔ اس میں لکھا تھا کہ مولانا صاحب میں ایک ہندو لڑکی ہوں اور بی۔ اے میں پڑھتی ہوں میرا گھر آپ کے جلسہ گاہ کے بالکل ساتھ ہے اس لیے کئی دن سے میں آپ کے جلسے میں ہونے والی تقریریں سن رہی ہوں۔ آج آپ کہہ رہے ہیں کہ دنیا میں کسی صفت اور کسی خوبی میں آپ کے نبی ﷺ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہوسکتا، جبکہ اسی اسٹیج پر کل ایک دوسرے مولانا تقریر کر رہے تھے اور انہوں نے حاتم طائی کی سخاوت کا ایک واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ حاتم اتنا سخی تھا کہ اس نے لوگوں میں مال و دولت تقسیم کرنے کے لیے ایک محل بنوایا۔ جس کے سات دروازے رکھے کہ جو سائل جس دروازے سے بھی آئے، سوال کرے تو

مراد پائے ایک سائل ایک دروازے سے آیا، حاتم نے اسے دیا، وہ پھر دوسرے دروازے سے آگیا، حاتم نے پھر بھی اسے دیا، وہ تیسرے دروازے، چوتھے، غرض ساتوں دروازوں پر آیا اور اس نے سوال کیا، حاتم نے ہر بار اسے دیا اور یہ نہیں کہا کہ تم اتنی بار لے چکے اب بار بار کیوں چلے آتے ہو؟ اور وہ سائل پھر پہلے دروازے پر مانگنے چلا آیا، حاتم کے ماتھے پر تب بھی شکن نہ آئی اور اس نے دست سخاوت پھر بھی نہ کھینچا۔ یہ واقعہ تاریخی اعتبار سے صحیح ہے یا غلط، اس پر بحث مقصود نہیں وہ اس لیے کہ یہ آپ کے اپنے سٹیج سے آپ کے اپنے عالم نے بیان کیا ہے اس لیے اس کو صحیح ماننا ہی پڑے گا۔ اب آپ یہ فرمائیں کہ آپ کا دعویٰ ہے کہ کسی خوبی میں کوئی آپ کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر نہیں ہوسکتا۔ تو کوئی آپ کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر سخی بھی نہیں ہوسکتا۔ اگر یہ بات درست ہے تو پھر آپ حاتم کی سخاوت کے اس واقعے سے بڑھ کر اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سخاوت کا کوئی واقعہ بیان کریں ورنہ تسلیم کرلیں کہ حاتم آپ کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی زیادہ سخی تھا۔ اس نے پرچی کے آخر میں یہ بھی تحریر کیا کہ آپ چاہے میرے اعتراض کا جواب دیں یا نہ دیں۔ لیکن یہ پرچی پڑھ کر مجمع کو ضرور دیں۔ ایسا لکھنے سے ظاہر ہے کہ اس کا مقصد یہ تھا کہ میرے اس اعتراض کا جواب تو کوئی دے نہیں سکے گا۔ اس طرح مسلمانوں کو ایک ہندو لڑکی کے اعتراض کے باعث خفت اور شرمندگی اٹھانا پڑے گی۔ میں نے جب یہ پرچہ پڑھ کر سنایا تو سٹیج پر

موجود علماء میں ایک اضطرابی کیفیت پیدا ہوئی۔ وہ دراصل یہ سوچ رہے تھے کہ ایک طالب علم کھڑا تقریر کر رہا ہے اگر اس سے صحیح جواب نہ بن پڑا تو بڑی کرکری ہوگی اور مجمع میں ایک دفعہ بات بگڑ جائے تو پھر اسے بنانا بڑا مشکل ہوتا ہے لیکن میں نے ان علماء کے اضطراب کی طرف توجہ دیئے بغیر اس کا جواب دینا شروع کیا۔

میں نے کہا کہ حاتم کے واقعے سے اگر کوئی نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ وہ
بے حد سخی اور ''بڑا دیالو'' تھا تو یہ اس کی کم فہمی ہے اس واقعے سے تو اس کی
کنجوسی اور کم ہمتی ثابت ہوتی ہے ایک سائل آتا ہے سوال کرتا ہے حاتم
اسے دیتا ہے، اسکی جھولی نہیں بھرتی، اس کی مراد پوری نہیں ہوتی، اس کی
طلب ختم نہیں ہوتی، وہ دوبارہ جھولی پھیلاتا ہے حاتم پھر اسے کچھ دیتا ہے
لیکن اب بھی اس نے اتنا کم دیا کہ سائل دوبارہ سوال کرنے پر مجبور ہے۔
حاتم بار بار دیتا ہے سائل کی طلب باقی رہتی ہے وہ بار بار لوٹ کر آتا ہے یہ
کیسی سخاوت ہے؟ یہ تو کنجوسی ہے۔

اگر سخاوت دیکھنی ہے تو آؤ میرے آقا ﷺ کی سخاوت دیکھو۔

تہجد کا وقت ہے حضرت ربیعہؓ سرکار کے صحابیؓ، سرکارؐ کے جاں نثار سرکار کو وضو کرا رہے ہیں۔ سرکار ﷺ ان کی خدمت پر خوش ہوتے ہیں، دریائے رحمت جوش میں آتا ہے، فرماتے ہیں ''**سل یا ربیعة**'' کیا مانگتا ہے ربیعہؓ عرض کرتے ہیں۔ **اسئلک مرافقتک فی الجنته** ۔ سرکار ﷺ میں

جنت میں آپ ﷺ سے آپ ﷺ کی رفاقت طلب کرتا ہوں، سرکار ﷺ فرماتے ہیں **او غیر ذالک** ۔ یہ تو ہم نے تجھے عطا کر دیا، تیرا سوال پورا ہوا، کچھ اور مانگنا ہو تو وہ بھی مانگ لے، ربیعہ عرض کرتے ہیں۔ **ھکذا یا رسول اللہ.** سرکار: اللہ کے رسول! میرے لئے یہی سب کچھ ہے۔ سب کچھ خدا سے مانگ لیا تجھ کو مانگ کر۔ جب آپ مل گئے تو اور کیا چاہیے۔ سرکار ﷺ پھر فرماتے ہیں۔ **او غیـــر ذالک.** ربیعؓ کچھ لے ربیعہؓ کہتے ہیں سرکار ﷺ بس یہی درکار تھا، دامن طلب میں اب بھلا کس شے کی گنجائش ہوگی۔

ذرا دیکھو ایک طرف وہ سائل ہے جو بار بار آتا ہے اور حاتم سے سوال کرتا ہے ایک طرف یہ داتا ہیں جو سائل سے بار بار کہتے ہیں کہ کچھ اور مانگ لو۔ تو اب تم خود فیصلہ کرو کون زیادہ سخی ہے۔

یہ واقعہ بیان فرمانے کے بعد اباجی قبلہ نے فرمایا وہ ہندو لڑکی اس جواب کو سن کر مسلمان ہوگئی تھی اور حزب الاحناف کے سٹیج پر موجود علماء ششدر رہتے کہ اتنا مکمل جواب اس نوجوان نے کیونکر دیا۔

☆......☆......☆......☆

ہر دل میں احترام ہے احمد سعیدؒ کا

ہر دل میں احترام ہے احمد سعیدؒ کا
اِک منفرد مقام ہے احمد سعیدؒ کا
میدانِ معرفت کے ہیں بے تاج بادشاہ
وہ علم و آگہی کے ہیں درویش با صفاء
موجوں سے ہیرے موتی اچھالے ہیں آپ نے
نقطوں سے ایسے نکتے نکالے ہیں آپ نے
میں آپ کا سناتا ہوں مشہور واقعہ
لاہور میں تھا جلسہ بڑا پانچ روز کا
واعظ تھے بے مثال تو مجمع کثیر تھا
اس میں شریک کاظمیؒ روشن ضمیر تھا
ہندو تھی ایک لڑکی وہ بی۔اے کی طالبہ
جو کر رہی تھی پانچ دنوں سے مطالبہ
کہتے ہو کملی والا حسین و جمیل ہے
یہ آپؐ کے یقین کی روشن دلیل ہے
کہتے ہو تم حضور ﷺ ہیں سرکارِ دو جہاں
سردارِ انبیاء ہیں دل و جانِ عاشقاں

کہتے ہو معجزہ ہے سراپا نبی ﷺ کی ذات
اس کے لئے بنائی گئی ہے یہ کائنات
میرے سوال پہ ہو توجہ کی اک نظر
میں سن رہی ہوں جلسہ یہ ہے پاس میرا گھر
حاتم سخی تھا اس کے محل میں تھے سات در
مسرور ہوتا تھا وہ سوالی کو دیکھ کر
اپنے نبیؐ کی تم کوئی ایسی مثال دو
دل سے مرے سوال کا کانٹا نکال دو
جلسے میں وقت رازیء دوراں کا آگیا
چپکے سے یہ سوال انہی کو تھما دیا
اس طالبہ کو پانچ دنوں سے تھی بے کلی
جلسے میں جیسے چھا گئی یک بار خامشی
پڑھ کے سوال آپ نے برجستہ یہ کہا
ہم بھی یہ سنتے آئے ہیں حاتم سخی تو تھا
سائل کی پہلی بار نہ حاجت مٹا سکا
پھر یہ تمہی بتاؤ وہ کیسے سخی ہوا
سائل کی پہلی بار تو حاجت نہیں مٹی
اس طرح اس نے سات دروں پر دی حاضری

میرے نبی ﷺ کی اب تو سخاوت کی بات سن
میرے نبی ﷺ کی اب تو عنایت کی بات سن
در پر میرے رسول ﷺ کے جس نے بھی دی صدا
محتاج عمر بھر کبھی سائل نہ وہ ہوا
فرمایا جب نبی ﷺ نے تہجد کا وقت تھا
مانگو ربیعہؓ مجھ سے کرتا ہوں میں عطا
کہنے لگے ربیعہؓ یہ دل میں ہے جستجو
جنت میں آپ کی ہے رفاقت کی آرزو
جنت نبی ﷺ نے اپنی رفاقت میں کی عطا
کاسے میں اس کے بھر دی یہ خیرات بے بہا
فرمایا سَل ربیعہؓ تو کچھ اور مانگ لے
رحمت کا ہے خزینہ تو کچھ اور مانگ لے
حضرت ربیعہؓ آپ سے یوں لب کشا ہوئے
جب آپ مل گئے ہیں تو کیا چاہیے مجھے
تاریخ میں سخی کہیں ایسا نہ مل سکے
سائل کو جو کہے کہ تو کچھ اور مانگ لے
تقریر سن کے لڑکی مسلمان ہو گئی
ہندو تھی پھر وہ صاحبِ ایمان ہو گئی

(ماہنامہ السعید 2002)

قطعات

عرس کاظمی کا

بائیسواں مبارک ہو عرس کاظمی کا
اللہ کے کرم کی برسات ہو رہی ہے
کتنے ہیں پُرمسرت ساجد امیں یہ لمحے
ولیوں کی جس میں شامل بارات ہو رہی ہے

☆......☆......☆......☆

دامن امید

رازیؔ دوراں غزالیؔ زماں کے عرس میں
دامنِ امید اپنے بالیقیں بھر لیجیے
باعثِ تسکین یادِ کاظمی سرکار ہے
خوب ان کا تذکرہ ساجد امیں کر لیجیے

☆......☆......☆......☆

ملتاں سے پوچھ لیجئے

ہے شمعِ دینِ برحق روشن ہوئی ہے ایسے
ظلمات کے جہاں میں ایماں سے پوچھ لیجیے
سرکار کاظمی پر ساجد امیں لکھے کیا
ان کا وقار و عظمت ملتاں سے پوچھ لیجیے

☆......☆......☆......☆

شریعت کا امیں ہے

ملتاں کی زمیں خطۂ فردوسِ بریں ہے
تسکینِ دل و جان یہ ولیوں کی زمیں ہے
ساجد یہاں رہتا ہے جو اک رازیء دوراں
وہ پیرِ طریقت ہے شریعت کا امیں ہے

☆......☆......☆......☆

عید کرتا ہوں

ان کی یادوں میں سال گزار ہے
لمحہ لمحہ میں عید کرتا ہوں
جب طبیعت ملول ہو ساجد
ذکرِ احمد سعید کرتا ہوں

☆......☆......☆......☆

فیض پاتے ہیں سبھی

صدقِ دل سے آتے ہیں اور فیض پاتے ہیں سبھی
تشنگانِ علم پر تو مہرباں ہے آج بھی
تیرے در کی عظمتوں پر کہتا ہے ساجد امیں
جیسے کل تھا ویسا تیرا آستاں ہے آج بھی

☆......☆......☆......☆

دیدہ ور ھیں کاظمی

چار سو جلوے ہیں ان کے علم کے عرفان کے
بے گماں نورِ نگاہِ دیدہ ور ہیں کاظمی
ساجد ان کی یاد اک پل بھی جدا ہوتی نہیں
بس گئے ہیں یوں مرے قلب و نظر میں کاظمی

☆......☆......☆......☆

مرکز روحانیت

رازیء دوراں غزالیء زماں کے تذکرے
ہو رہے ہیں چار سو ہر لمحہ ان کی شان میں
میرے مرشد کاظمی سرکار کا ساجد امیں
مرکزِ روحانیت دربار ہے ملتان میں

☆......☆......☆......☆

غزالی زماں کا عرس ھے

رازیء دوراں غزالیء زماں کا عرس ہے
شادمانی، چاندنی، خوشبو ہے دیکھو ہر طرف
غوث قطب ابدال ساجد آئے ہیں سب اولیا
کس طرح سے ہو بیاں یہ کتنا اعلیٰ ہے شرف

☆......☆......☆......☆

رازیء دوراں کی نسبت دیکھنا

آپ سے وابستگی نے ہی سعیدی کر دیا
اللہ اللہ رازیء دوراں کی نسبت دیکھنا
دامنِ لطف و کرم محشر میں ساجد تھام کر
پھر غزالیء زماں کی شان و شوکت دیکھنا

☆......☆......☆......☆

کاظمی کے تذکرے

حضرتِ احمد سعیدِ کاظمی کے تذکرے
ہو رہے ہیں چار سو ہوتے رہیں گے ہر گھڑی
ساجد ان کی شان کوئی کر نہیں سکتا بیاں
رفعت و عظمت میں ان کی شان ہے بے شک بڑی

☆......☆......☆......☆

گردش گئی ہے تھم

نسبت سعیدی دیکھ کے گردش گئی ہے تھم
کتنا بلند بخت ہے ان کے مرید کا
ہے تلخیء حیات جسے سُن کے دم بخود
ساجد کے لب پہ نام ہے احمد سعید کا

☆......☆......☆......☆

روح پرور ھے سماں

دست گیری آکے فرمائی ہے میری ہر گھڑی
جب ضرورت رازی ، دوراں کی مجھ کو ہے پڑی
آستانِ کاظمی پر روح پرور ہے سماں
دست بستہ دیکھیے رحمت یہاں پر ہے کھڑی

☆.....☆.....☆.....☆

سایہء لطف و کرم

میرے مرشد سا زمانے میں کوئی مرشد نہیں
عزت و عظمت ہے ان کی ہر طرف بے شک بڑی
سایہء لطف و کرم سر پہ ہمیشہ ہو گیا
منقبت جب رازیء دوراں کی ساجد نے پڑھی

☆.....☆.....☆.....☆

انوار کاظمی کے

یہ نکتہء محبت اہلِ نظر سے پوچھو
پھیلے ہیں کس طرح سے انوار کاظمی کے
جس سمت دیکھو ساجد یہ شان ہے ولی کی
ہر لب پہ تذکرے ہیں سرکار کاظمی کے

☆.....☆.....☆.....☆

"یہ قطعہ جگر گوشہ غزالی زماں، رازی دوراں صاحبزادہ قبلہ
سید حامد سعید کاظمی شاہ صاحب کے ایام اسیری میں موزوں ہوا"

اے صاحبان اقتدار

ظلم کی ہے انتہا اے صاحبانِ اقتدار
بے سبب حامد سعیدِ کاظمی ہیں کیوں اسیر
ساجد ان کی بے گناہی میں نہیں کوئی کلام
ان کی قسمیں دے رہے ہیں ڈاکٹر عبدالقدیر

(امام اہلسنت نمبر ماہنامہ السعید 2011)

☆......☆......☆......☆

نسبت بھی لازمی ہے

نسبت بھی لازمی ہے
خوف نہیں کوئی مرشد جو کاظمی ہے

عاشق بھی ترستا ہے
ملتان کی وادی پر عرفان برستا ہے

ہم لطف اٹھاتے ہیں
رازیء دوراں کے جب در پر جاتے ہیں

تسکین ہی پاتا ہوں
حاصل پور سے جب ملتان میں آتا ہوں

حالات سنور جائیں
اک بار عقیدت سے مرشد کے نگر جائیں

دیدارِ غزالی ہے
فیض کی منگتوں پر کیا موج اچھالی ہے

جب یادِ سعید آئی
خوشیوں کے آنگن میں لگتا ہے کہ عید آئی

امروہہ سے آتے ہیں
نظروں سے ملتاں میں وہ جام پلاتے ہیں

ملتان کی کیا باتیں
اللہ کے ولیوں سے ہوتی ہیں ملاقاتیں

دن رات سعید ہوئے
فیضان ہے نظروں کا لمحات بھی عید ہوئے

ساجد ہے غلام ان کا
آسان ہوئی مشکل جب لیتا ہے نام ان کا

پنجابی رباعیات

تیرے در توں سوہنیا لجپالا!

تیرے در توں سوہنیا لجپالا! اساں بھر کے جھولی جانا اے
اج درد ونڈا مسکیناں دے ہنجواں نے بولی جانا اے

دو منہ چوں مٹھڑے بول دیو۔ ہُن کرم دے بوہے کھول دیو
درداں دیاں گنڈھاں اکھیاں نے رو رو کے کھولی جانا اے

اُچا ہجر چ رو رو بولی ناں۔ ایہہ موتی پیار دے ڈُہلی ناں
لجپالاں عشق دی تکڑی وچ ہنجواں نوں تولی جانا اے

تو قدم قدم تے ڈولی نا۔ سرہیواں کر لیئں بولی نا
چوکھٹ تے سوہنے ماہی دے جدوں ہولی ہولی جانا اے

لجپال ناراض نہ کر بہنا۔ فیر پلے نیو لکھ رہنا
لجپال جنہاں دے رُس جاون اونہاں تھاں تھاں ڈولی جانا اے

ہر پاسے خیراں پینیاں نے۔ کمیاں فیر کاہدیاں رہنیاں نے
تیرے بوہے توں جدوں لجپالا! تیری گولی بن کے جانا اے

گھنڈ مکھڑے توں اج لاہ دینا۔ بن مہنہ رحمت دے پا دینا
ساجد نوں دنیا جھلی نے کھاں وانگوں رولی جانا اے

☆......☆......☆......☆

آباد تیرا ملتان رھوئے

میرے کاظمی پیر دی چوکھٹ تے رحمت نے جھڑیاں لا ئیاں نے
اس در توں ولیاں قطباں نے سوہنے رب دی خیرا ں پائیاں نے

ہووے کرم وساہ نئیں کوئی دم دا۔ تینوں واسطہ موسیٰ کاظم دا
تیرے علم و فضل تے کرم دیاں مچیاں سرکار دہائیاں نے

ہن منگ لو وَ منگتیو ! سوہنے رب دی۔ایتھو گل بن جاندی اے سب دی
میرے مرشد پاک دے در اتے رحمت دیاں بدلیاں چھائیاں نے

آساں پوریاں یار ضرور ہوئیاں۔ دکھ درد مصیبتاں دور ہویاں
اے مرشد کاظمی لجپالا! جدوں یاداں تیریاں آئیاں نے

بوہے فیض کرم دے کھل جانے۔ سارے غم دنیا دے بُھل جانے
سوہنے نے راضی ہو جانا جے دل دیاں خوب صفائیاں نے

آباد تیرا ملتان رہوے۔ سدا جاری تیرا فیضان رہوے
اس گل تے میرا ایمان رہوے کی کرنیاں ہور کمائیاں نے

رکھ نظراں مرشد دے ولتے۔ ایہہ کم دی بنھ لوؤ گل پلتے
جے راضی کامل پیر نیو فیر سب بے کار گدائیاں نے

تیرے عمر، ستار دی بر دے نے۔گلاں سوہنیاں تیریاں کردے نے
تیری دید دی خاطر اینہاں نے سبھ راہواں آن سجائیاں نے

کیوں ذکر کراں میں ہوراں دا۔سارا فیض ہے رازیء دوراں دا
گڈی اپنے آپ چڑھی ساجد جدوں کرم کیتا اے سائیاں نے

(محمد عمر سعیدی، عبدالستار سعیدی آستانہ کاظمیہ کے درباری قوال ہیں)

☆......☆......☆......☆......☆

تیری دید اساڈا حج سائیں

دیدار کراں رج رج سائیں
تیری دید اساڈا حج سائیں

تُساں آئے خوشیاں آئیاں نے
تیرے پیر چماں بھج بھج سائیں

کوہجے کملیاں دا لجپال ہے توں
تیرے ہتھ ہے ساڈی لج سائیں

تُساں گھنڈ مکھڑے توں لاہیا اے
مینہ پیار دا وسیا اج سائیں

کن پلے ہمیں کیہہ پیش کراں
نہ آوے کوئی چج سائیں

تُساں مرشد گھر وچ آئے او
ونڈاں خوشیاں دے میں چھج سائیں

کی عرض کراں سب جان دے اوہ
ہن عیب نمانے دے کج سائیں

ساجد تے کرم کمایا اے
گیا دل دا ویہڑا سج سائیں

☆......☆......☆......☆

اج مٹھا مٹھا بول سانول

سانوں رکھ لو اپنے کول سانول
اج مٹھا مٹھا بول سانول

جیہے سانوں مندا بولیا اے
اساں رہنا اُہدے کول سانول

ساڈے بھانبڑ عشق دے بلدے نے
کدی اندر ساڈا پَھول سانول

تیری یاد سنبھالے سوہنہ رب دی
جتھے لوکی جاندے ڈول سانول

ملتان دی جد وی یاد اوندی
فیر آکھیاں پیندیاں بول سانول

مرجانا ڈب کے شرم وچ
جدوں کھل جانے نے پول سانول

اج ویہڑے دلبر آیا اے
میرے دل وچ وجدے ڈھول سانول

نہ ساجد بول کبولیا کر
تو پہلوں اکھر تول سانول

☆.....☆.....☆.....☆

چپ چاپ فقیراں وانگ رہندے

جہڑے پیر دے رنگ وِچ جان رنگے اُچے بول اوہ کدی وی بول دے نئیں
چپ چاپ فقیراں وانگ رہندے راز جنے وِی ہون اوہ کھول دے نئیں
کری جان جو ادب امین ساجد تکڑی وِچ اوہ ادب نوں تول دے نئیں
نسبت کاظمیؒ صاحب دے نال جہدی اوہ دو جہاناں چ ڈول دے نئیں

☆......☆......☆......☆

بوٹے علم و عرفان دے لا دتے

بوٹے علم و عرفان دے لا دِتے میرے کاظمی پیر دی شان ویکھو!
اوہدے پاک مزار تے دِنے راتیں پڑھیا جاندا حدیث قرآن ویکھو!
پیری پور چ کاظمی پیر آیا کیڈا سوہنا اے شہر ملتان ویکھو!
نئیں ہونا کوئی کاظمی صاحب ورگا ساجد لبھ کے جگ جہان ویکھو!

☆......☆......☆......☆

بھاول الحق تے کاظمی رکن عالم

داتا صاحب لاہور دے شہنشاہ نے غوث پاک بغدادی شان آکھاں
خواجہ صاحب اجمیر نوں رنگ دتا پاکپتن فرید دی جان آکھاں
بہاول الحق تے کاظمی رکنِ عالم پیری پور نوں میں ملتان آکھاں
ساجد ولیاں دا ذکر سبحان اللہ مہرِ علی تے باہو سلطان آکھاں

☆......☆......☆......☆

جدوں کاظمی پیر ملتان آیا

اوہدے علم تے فضل دی دُھم پے گئی جدوں کاظمی پیر ملتان آیا
جس ویلے حضور ﷺ دی گل کیتی سنن واسطے جگ جہان آیا
فیض پایا اے ساریاں وچ جھولی کوئی فقیر تے بھاویں سلطان آیا
لِکھ کاظمی صاحب دی شان اندر لے کے ساجد امین دیوان آیا

☆......☆......☆......☆

پُھل صفتاں دے پیش غلام کر دے

اُچی شان ملتان شریف دی اے میرا پیر ہے شہر ملتان اندر
گل کاظمی پیر نے اوہ کیتی جہڑی گل حدیث قرآن اندر
پُھل صفتاں دے پیش غلام کر دے میرے کاظمی صاحب دی شان اندر
عشق مہکدا پیا امین ساجد کلیاں کھڑیاں نے جو دیوان اندر

☆......☆......☆......☆

جھدے لب سعید سعید کر دے

مرشد پاک دے عرس چ آن والے عید گاہ چ سارے نے عید کر دے
سودا عشق دا پاک دکان اُتوں بڑے ادب دے نال خرید کر دے
مرشد کاظمی صاحب تاں سوہنہ رب دی پوری دِلاں دی آس امید کر دے
لگے پار نے اوہ امین ساجد جھدے لب سعید سعید کر دے

☆......☆......☆......☆

میرے مرشد دی جتھے وی نظر پے گئی

میرے مرشد دی جتھے وی نظر پے گئی لگی رحمتاں دی اوتھے جھڑی رہندی
لنگھ جاندے نے پار اوہ رب دی سونہہ بیڑی اونہاں دی کدی نئی اڑی رہندی
ہو جاندے نے نظر منظور جیہڑے گڈی اونہاں دی ہر تھاں چڑھی رہندی
مکھ کاظمی پیر دا ویکھنے لئی تاہنگ ساجد امین نوں بڑی رہندی

☆......☆......☆......☆

فیض منگتیاں تے صبح شام کرمے

ک ۔کاظمی صاحب دی بارگاہ وچ آ کے شاہ و گدا سلام کر دے
ہتھ بنھ کے رحمتاں انج کھڑیاں جیویں قدسی با ادب قیام کر دے
میرے کاظمی صاحب دی شان ویکھو! فیض منگتیاں تے صبح شام کر دے
اچا بول ناں ہووے امین ساجد ہنجوں رو کے جدوں کلام کر دے

☆......☆......☆......☆

اہلسنت مے ایس امام اتے

لجپال ہے کاظمی پیر سوہنا جہدا فیض ہے خاص تے عام اُتے
ادب نال کیتا فخر ساریاں نے اہلسنت دے ایس امام اُتے
علم و فضل تے تقویٰ نے سوہنہ رب دی رشک کیتا اے اہدے مقام اُتے
ساجد مرشد دی نظر نے تار دِتا نظر پئی اے جدوں غلام اُتے

☆......☆......☆......☆

غم بھل نہ جان تے فیر آکھیں

ر۔رازی، دوراں دا بن منگتا ،جھولی خیر ناں پان تے فیر آکھیں
سانہہ لے ملتان وَل منہ کر کے،غم بھل نہ جان تے فیر آکھیں
تسبیح ہنجواں دی سدا رہو کردا، تینوں گل ناں لان تے فیر آکھیں
اوکھے ویلے توں سَدیں اہین ساجد ،تیرے کول نہ آن تے فیر آکھیں

☆......☆......☆......☆

نئیں اولیا اللہ نوں خوف کوئی

ک۔ کاظمی ولیاں چ انج سج دا چن سجدا اے جیویں تاریاں وچ
نہیں اولیاء اللہ نوں خوف کوئی پڑھ لے صاف قرآن دے پاریاں وچ
رنگ وکھرے وکھرے چاہڑ دے نے ہندا فیض اے ولیاں ساریاں وچ
چانن مرشد دا چمکے امین ساجد، چانن چمکدا اے جیویں تاریاں وچ

☆......☆......☆......☆

لجپال نے لا کے گل اپنے

جدوں رازی ء دوراں نے کرم کیتا رنگ چڑھیا اے اودوں مسکین اُتے
آل کاظمی اوس حسین دی اے جہنے کیتا احسان اے دین اُتے
خدمت کیتی اے دِین دی دنے راتیں بہہ کے ولیاں دی ایس زمین اُتے
لجپال نے لا کے گل اپنے کرم کیتا اے ساجد امین اُتے

☆......☆......☆......☆

ایتھے نور دی پئی برسات ہووے

و۔ولیاں دا شہر ملتان سوہنا ایتھے نور دی پئی برسات ہووے
موسیٰ پاک شہید تے رکن عالم نالے کاظمی پاک دی بات ہووے
اللہ پاک دے فضل تے رحمتاں دی ہر دم پئی تقسیم خیرات ہووے
جدوں مرشد دے بوہے تے جان نکلے ساجد عشق دی کول سوغات ہووے

☆......☆......☆......☆

پے جاندی اے جدوں آواز مینوں

م۔مظہر سعید ہے پیر میرا ایس گل تے بڑا ہے ناز مینوں
نغمے کاظمی صاحب دے پیا گاواں خوبصورت ہے ملیا اعزا زمینوں
حاصل پور چوں آواں ملتان اندر پے جاندی اے جدوں آواز مینوں
درد ونڈا پھرا ں امین ساجد مل جاوے جے سوز گداز مینوں

☆......☆......☆......☆

ایتھے غوثاں تے قطباں نے لائے ڈیرے

عظمت شہر ملتان دی کی دساں ایتھے غوثاں تے قطباں نے لائے ڈیرے
ایتھے ویکھدے ولی فرشتیاں نوں سجدے کرن تے آن کے لان پھیرے
عید گاہ چ میرا وی پیر وسے جہدے ولی وی خوشیاں چ گان سہرے
ساجد کاظمی صاحب نوں یاد کرنا جدوں کوئی مصیبت وی آن گھیرے

☆......☆......☆......☆

دید پیر دی حج مرید دا اے

بوہا مرشد دا کعبے دی پاک چوکھٹ دید پیر دی حج مرید دا اے
جدوں منگیا مرشد توں سوہنے رب دی بھریا میرا کشکول امید دا اے
نفع عشق دی ہٹی توں ملے سُچا سودا جدوں غلام خریدا دا اے
میری ساجد امین پچھان ہوگئی پھڑیا لڑ میں مظہر سعید دا اے

☆......☆......☆......☆

محبت جب عشق کی منزلوں کو چھونے لگتی ہے تو پھر شاعری جنم لیتی ہے۔ امین ساجد سعیدی کی شاعری عشق کی وہ لازوال داستان ہے جو اس کے شعروں میں نظر آتی ہے۔ امین ساجد سعیدی کی شاعری عشق مجازی سے عشق حقیقی کی منزلوں کی طرف جاتی دکھائی دیتی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل اس کی زندگی کو مزید بلندیاں اور عروج عطاء فرمائے۔ آمین

سید سجاد سعید کاظمی

محمد امین ساجد سعیدی یقیناً خوش بخت ہیں جنہوں نے اپنی اس خداداد صلاحیت کو اللہ جل جلالہٗ کی حمد و ثناء، رسول کریم ﷺ کی مدح سرائی اور اہل اللہ کی تعریف وتوصیف بالخصوص اپنے پیرو مرشد غزالی ٔ عصر میرے شیخ اور والد گرامی رازیٔ دوراں امام اہلسنت حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی نوراللہ مرقدہ کے فضائل ومناقب کے لئے وقف کر دیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محمد امین ساجد سعیدی صاحب کی اس کاوش کو قبول فرماتے ہوئے مرشد کریم کو ان سے راضی فرمائے اور دیوان کو مقبول ونافع خلائق بنائے (آمین)

فقیر سید ارشد سعید کاظمی

محمد امین ساجد سعیدی صاحب فی الحقیقت سعادت مند ہیں جنہوں نے اپنے مرشد کریم کے خوان کرم سے حسب استطاعت وتوفیق فیض پایا۔ چنانچہ انہوں نے جذبات عقیدت سے معمور اپنے دل کی آواز کو مناقب مرشد کریم کی صورت میں ''مرحبا کاظمی'' میں جمع کیا۔ در حضور غزالی زماں قدس سرہٗ العزیز پر گویا ایک کشکول گدائی ہے جو ایک گدائے بے نوا نے پیش کیا ہے۔ گرچہ اپنی سی کوشش ہے گرچہ ارباب فن کے مطابق شعری حسن کی جلوہ سامانیاں نہ ہوں مگر ارادت وعقیدت کی فراوانیاں تو ہیں۔ اگر قبول افتد زہے عز وشرف، امید واثق ہے کہ محرومی نہیں ہوگی۔

سید محمد محفوظ الحق غفرلہٗ

امین ساجد سعیدی صاحب کی شاعری سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اچھی شاعری اور مقبولیت عامہ کے لئے صرف بڑے شہروں میں رہائش پذیر ہونا ضروری نہیں، کمال فن جہاں بھی ہو اپنی شناخت کرالیتا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت، محترم محمد امین ساجد سعیدی صاحب کی یہ خوب صورت کاوش قبول فرمائے اور ان کے اس مجموعہ مناقب کو قبولیت عامہ اور شہرت دوام حاصل ہو (آمین)

ڈاکٹر محمد صدیق خان قادری

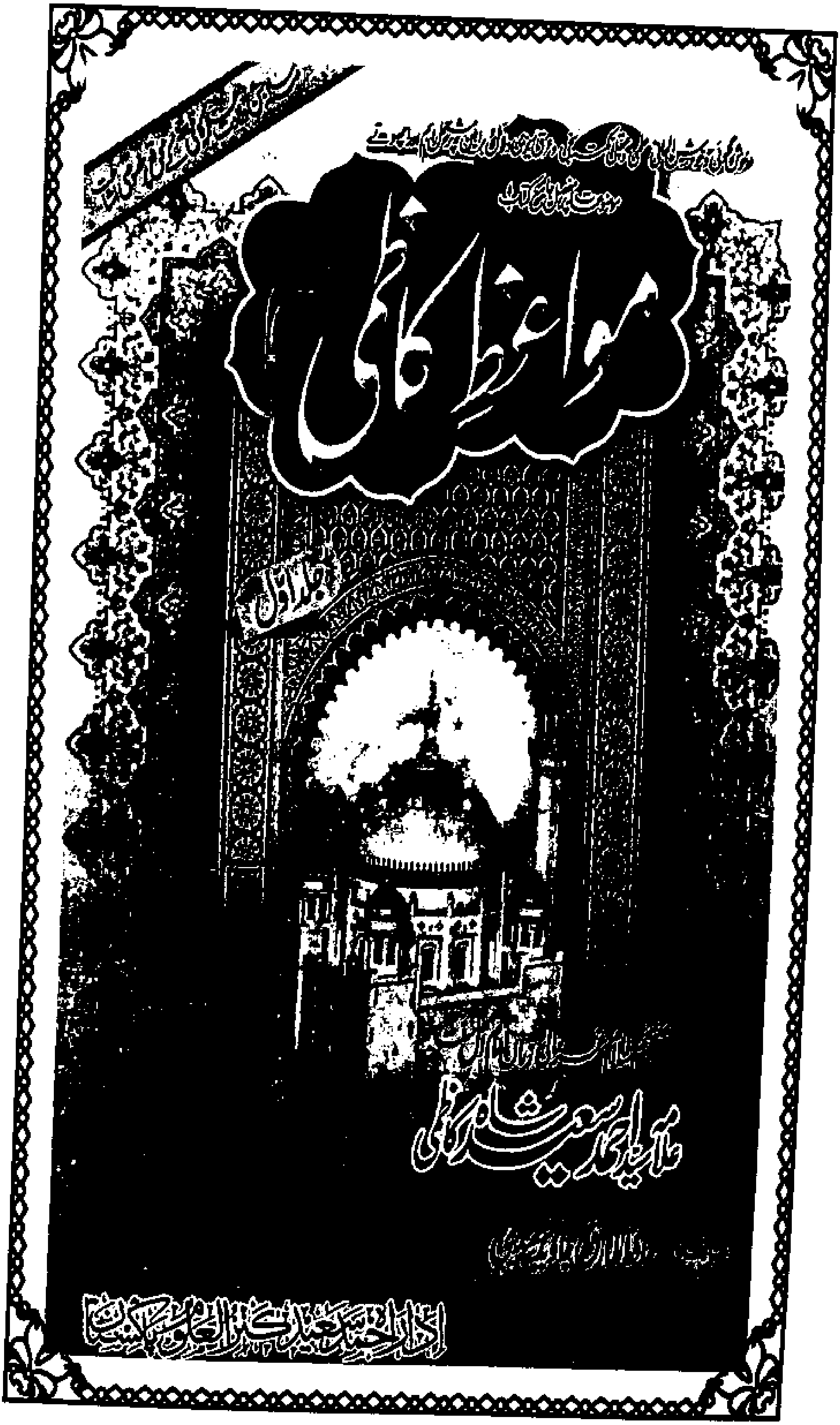
افکارِ کاظمی

جلد سوم

علامہ سید حامد سعید کاظمی شاہ

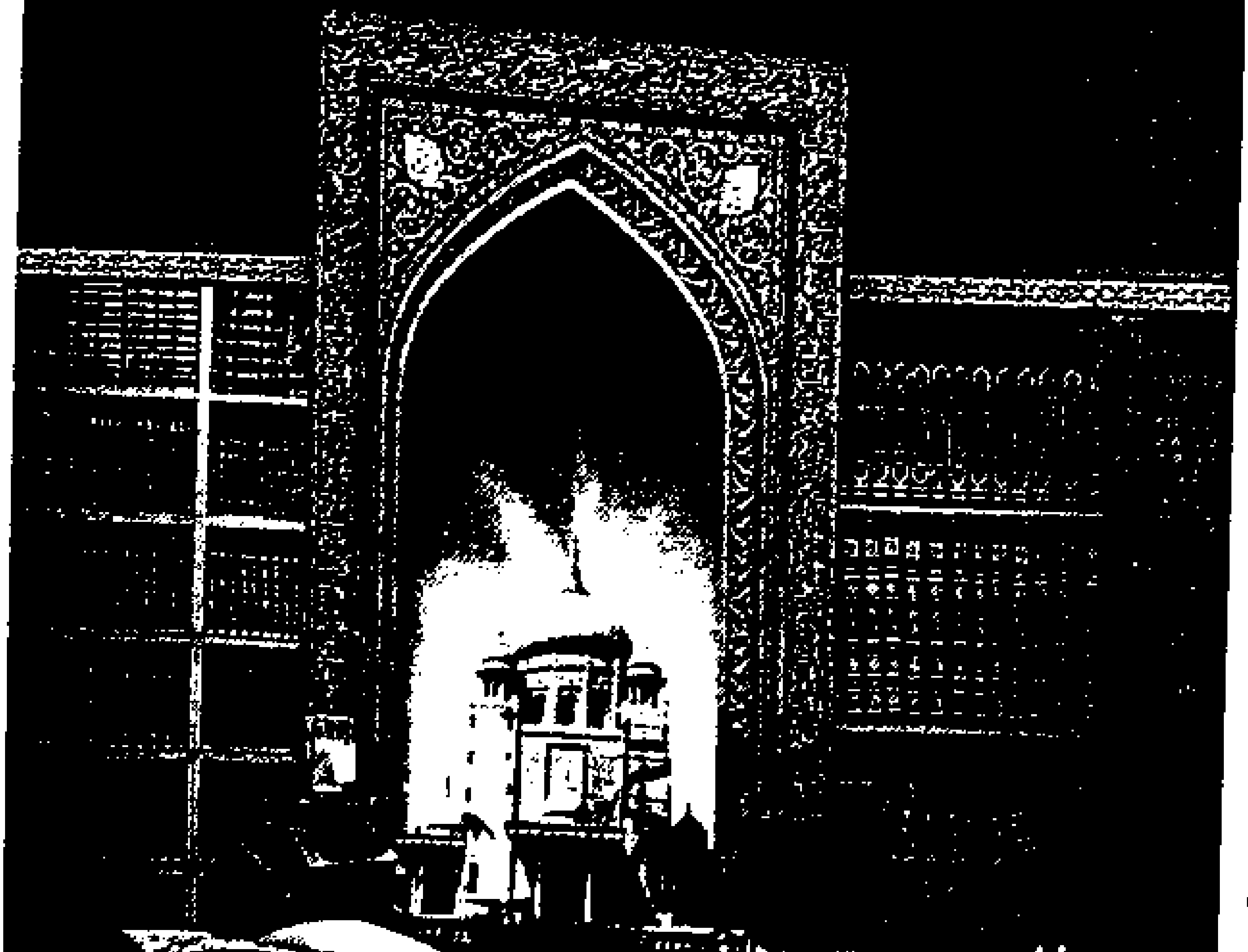


ادارہ احمد سعید کنز العلوم پاکستان


مواعظ کاظمی
جلد اول
علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی

یہ حقائق کا اجالا یہ بصائر کا نکھار   کتنا اجالا کتنا نکھرا طرزِ استدلال ہے

غزالیِ زماں رحمۃ اللہ علیہ کا طرزِ استدلال



ضیغم اسلام غزالی زماں امام اہل سنت

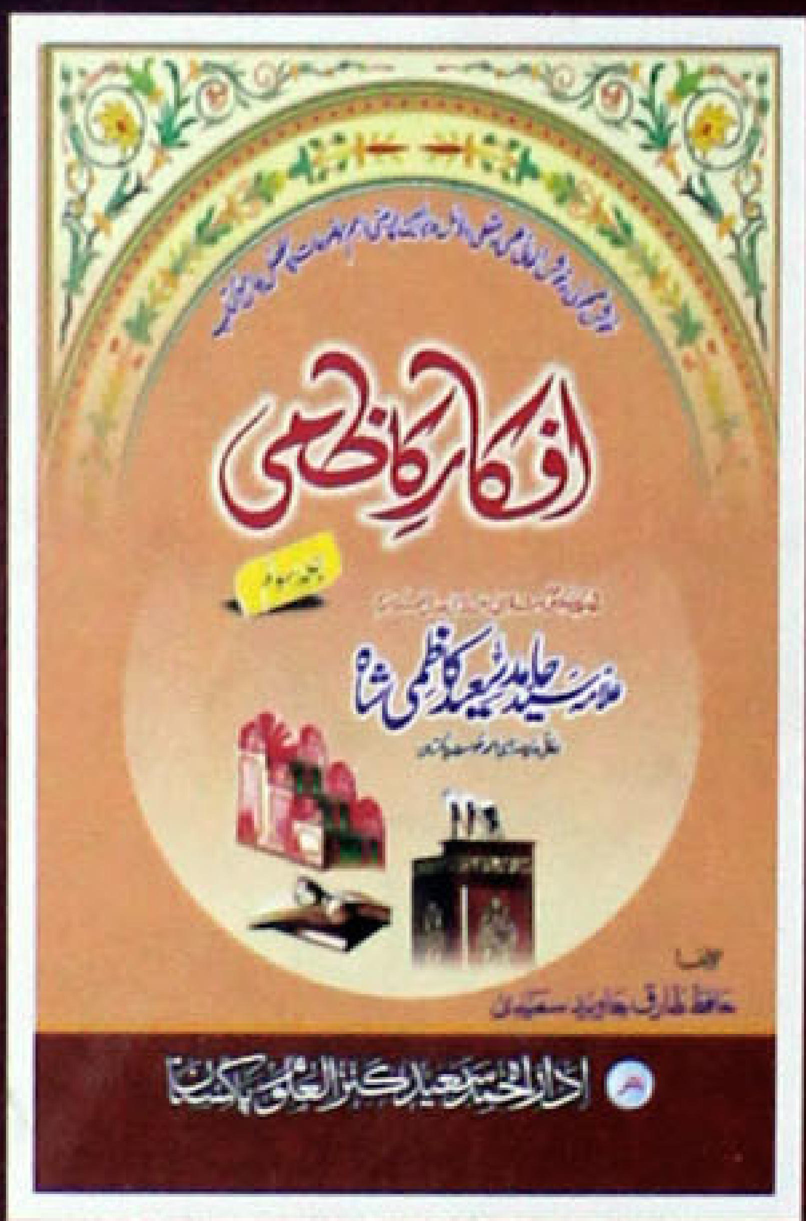
علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

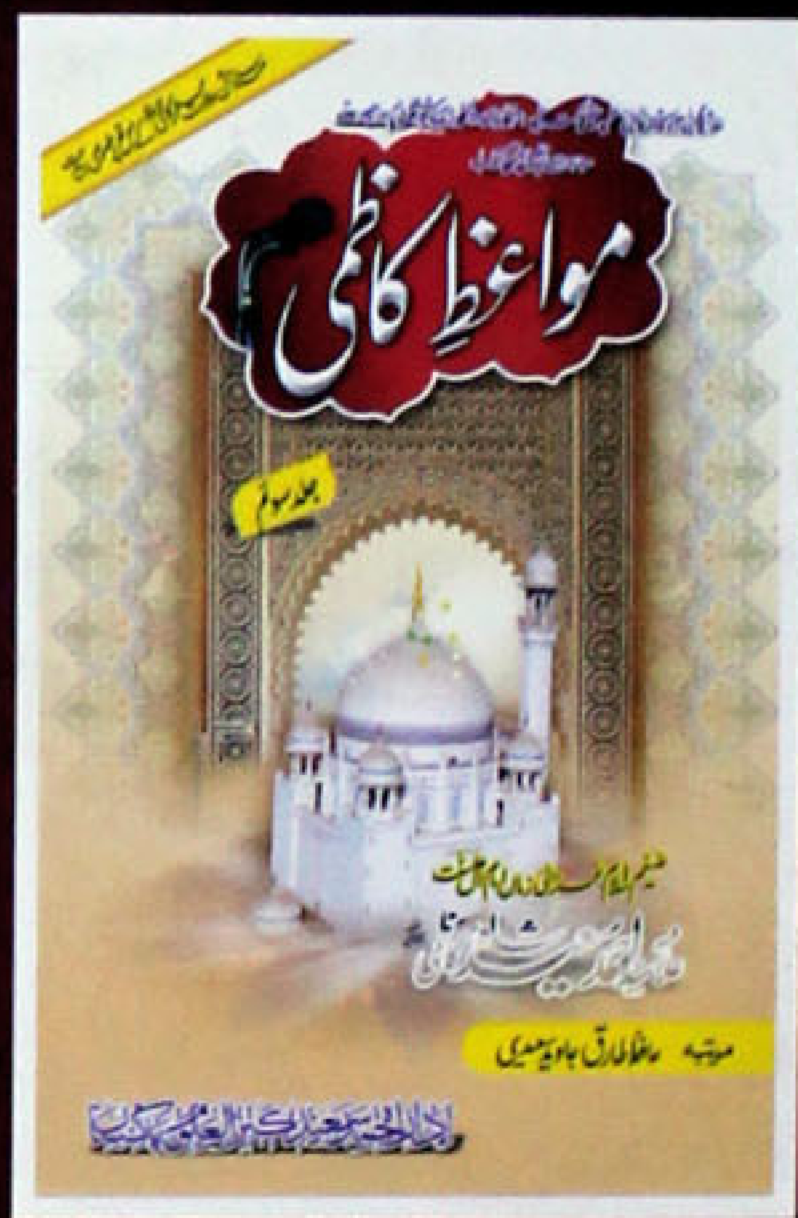
مرتب حافظ امانت علی سعیدی

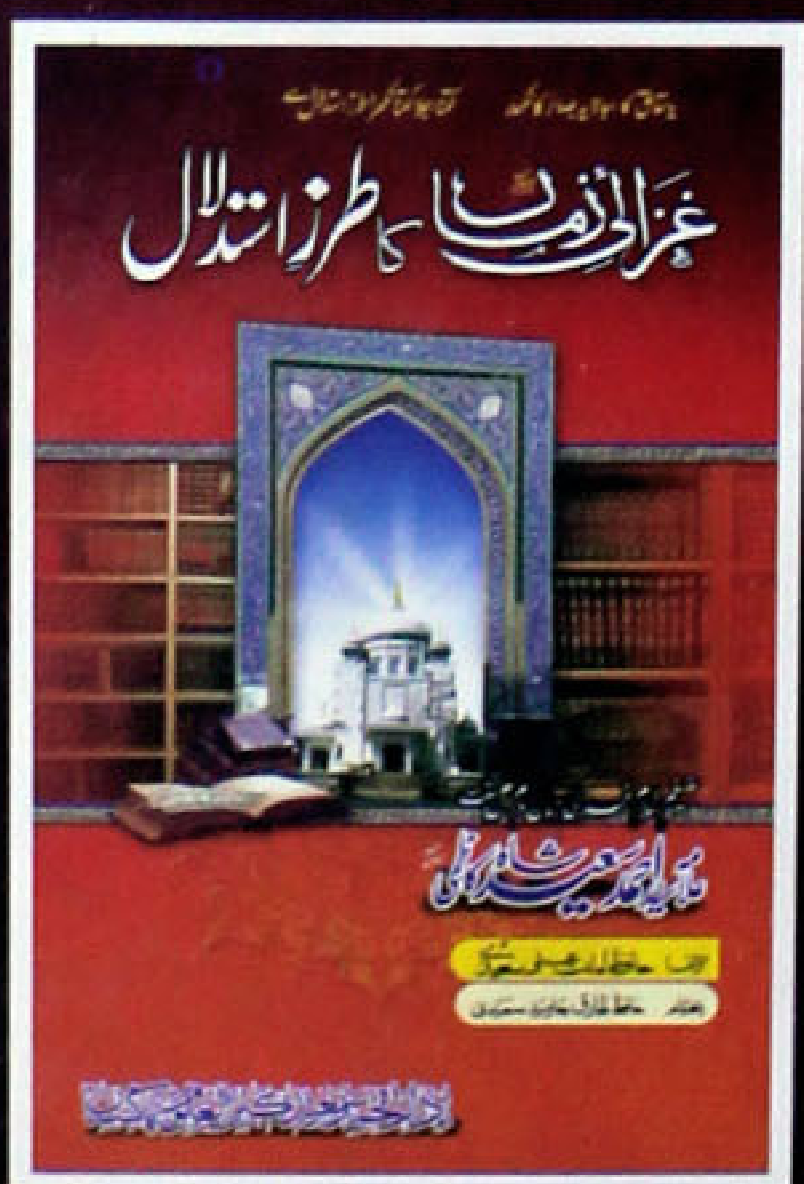
باہتمام حافظ طارق جاوید سعیدی

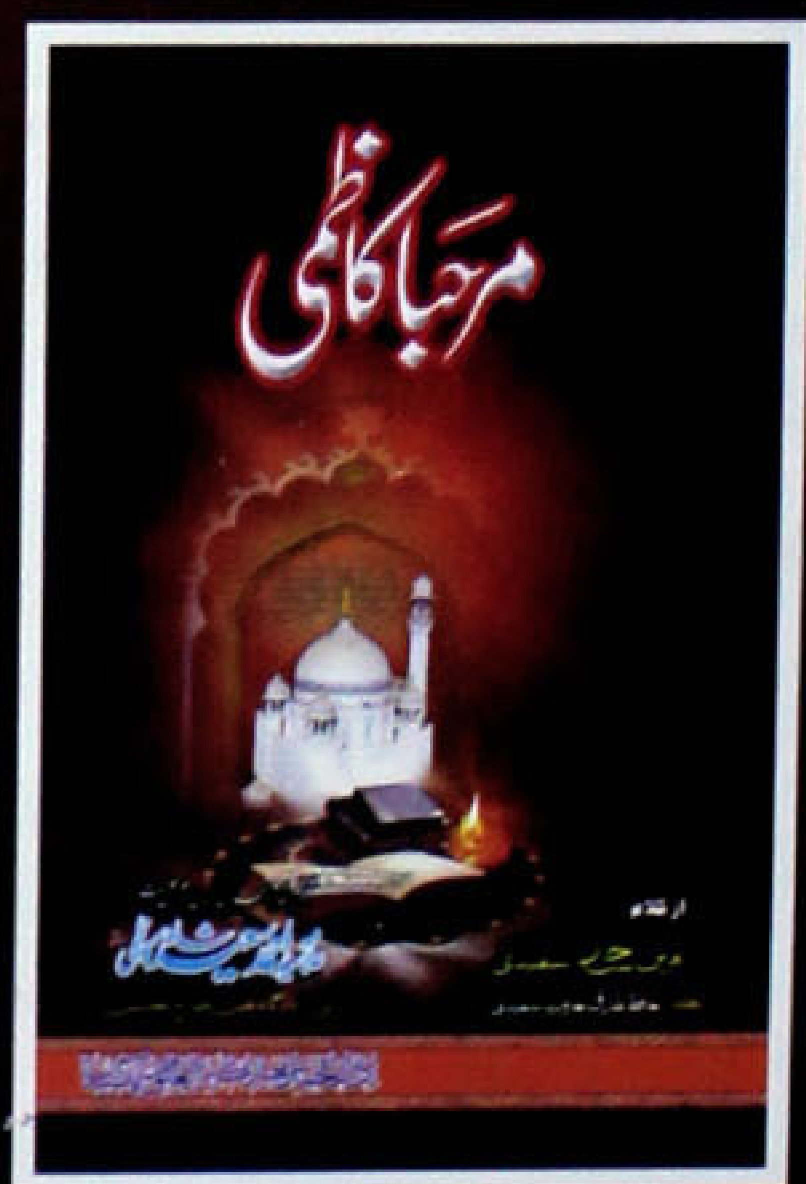
ادارہ احمد سعید کاظمی [illegible]

ہماری دیگر مشہور کتب (زیر طبع)









ادارہ احمد سعید کنز العلوم پاکستان